شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابوبِلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزّوجلّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ
عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے اللہ عزّوجلّ ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما!
اے عظمت اور بزرگی والے! (مُستطرف ج ۱ ص ۴۰ دار الفکر بیروت)

طالبِ غمِ مدینہ بقیع و مغفرت
۱۲ شوال المکرم ۱۴۲۸ھ

نوٹ: اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے۔

قِیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں علم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصل نہ کیا اور اس شخص کو ہوگی جس نے علم حاصل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۵۱ ص ۱۳۸ دار الفکر بیروت)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

وَسْوَسے اور اُن کا عِلاج

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ (60صفْحات) آخر تک پڑھ لیجئے۔
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وَسوَسوں کی ہلاکت خیزیوں سے امان ملے گی۔

دُعائے قُنُوت کے بعد دُرُود شریف پڑھنا بہتر

حضرتِ سیِّدُنا ابو حلیمہ مُعاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ (دعائے) ''قُنوت'' میں سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتے تھے۔ (فَضلُ الصَّلاۃِ عَلَی النَّبِیّ لِلقاضی الجَھضَمِی ص۸۷ رقم ۸۹) دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صفحہ 655 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی علیہ رَحْمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: (نمازِ وِتر کی تیسری رَکعت میں) دُعائے قُنُوت کے بعد دُرُود شریف پڑھنا بہتر ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وَسْوَسے کے لفظی معنٰی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''وَسْوَسہ'' کے لُغوی معنٰی ہیں: ''دِھیمی آواز'' شریعت

میں بُرے خیالات اور فاسِد فِکر (یعنی بُری سوچ) کو وَسْوَسہ کہتے ہیں۔" (اشعۃ ج ۱ ص ۳۰۰)
تفسیرِ بَغوِی میں ہے: وَسْوَسہ اُس بات کو کہتے ہیں جو شیطان انسان کے دل میں ڈالتا ہے۔ (تفسیر بغوی ج ۴ ص ۱۲۷،۵۱۸) عام طور پر "وسوسے" ہر ایک کو آتے ہیں، کسی کو کم کسی کو زیادہ۔ بعض لوگ بہت زِیادہ حَسّاس ہونے کے سبب "وَسْوسوں" کے مُتَعلِّق (مُ۔تَ۔عَل۔لِق) سوچ سوچ کر انہیں اپنے اوپر مُسَلَّط کر لیتے اور پھر خود ہی تکلیف میں آجاتے ہیں! اگر "وسوسوں" پر غور نہ کیا جائے تو عُمُوماً یہ خود ہی خَتم ہوجاتے ہیں۔ جُوں ہی وَسْوَسے آنے شروع ہوں "ذِکرُ اللہ" مَثَلاً "اَللہ اَللہ" کرنا شروع کر دیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان فِرار ہوجائے گا۔ مسلمان جس قَدَر ربُّ الْعٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت میں آگے بڑھتا ہے، اُسی قدر شیطان کی مخالَفَت وعَداوت بھی بڑھ جاتی ہے اور وہ ہمہ اَقسام (یعنی طرح طرح) کے مکروفریب (اور دھوکے) کے جال بچھاتا چلا جاتا ہے اور اُس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی سنّت سے روکنے کی بھی بھرپور کوشش کرتا ہے اور طرح طرح کے وَسْوَسے دِلا کر، گندے خیالات ذِہن میں لاکر پریشان کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ بسا اوقات جہالت کی بِنا پر آدمی اِس کے اِن وَسْوَسوں کا شِکار ہو کر نیکی اور بھلائی کے کام سے رُک جاتا ہے اور یوں شیطان اپنے مقصد میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید پارہ 18 سُورۃُ الْمؤمنون آیت نمبر 97 اور 98 میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

سے ارشاد فرمایا:

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور تم عرض کرو کہ اے میرے رب! تیری پناہ شیاطین کے وَسوَسوں سے اور اے میرے رب! تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔

نہ وسوسے آئیں نہ کبھی گندے خیالات

ہو ذِہن کا اور دل کا عطا قفلِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہر ایک کے ساتھ ایک فِرِشتہ اور ایک شیطان ہوتا ہے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 344 صَفْحات پر مشتمل کتاب، "مِنہاجُ العابِدین" صفحہ 79 تا 80 پر تحریر کردہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمَۃُ اللہِ الوالی کے فرمان کا خُلاصہ ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر اِنسان کے دل پر ایک فِرِشتہ مقرّر فرمایا ہے جو اسے نیکی کی دعوت دیتا ہے، اُس فِرِشتے کو مُلْہِم اور اس کی دعوت کو اِلْہام کہتے ہیں۔ اِس کے مقابلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک شیطان مُسلّط کر دیا گیا ہے، جو بُرائی کی دعوت دیتا ہے، اِس شیطان کو وَسواس اور اِس کی دعوت کو وَسوسہ کہتے ہیں۔ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمَۃُ اللہِ الوالی مزید فرماتے ہیں: "اگرچہ اکثر عُلَماءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کی یہ رائے ہے کہ فِرِشتہ انسان کو نیکیوں

کی طرف بلاتا ہے اور **شیطان** صِرف بُرائیوں کی طرف۔'' لیکن میرے شیخ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا ہے کہ شیطان بسا اوقات بظاہر نیکی کی دعوت دیکر بھی بُرائی کی طرف لگا دیتا ہے اور وہ اس طرح کہ **بڑی نیکی** کے بجائے **چھوٹی نیکی** کی طرف بُلاتا ہے، جس سے ایک بڑے گناہ کرنے کا نقصان نیکی کے ثواب سے زیادہ ہو۔ جیسے **عُجب** (یعنی خود پسندی) وغیرہ۔

سرورِ دیں لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیِّدا کب تک دَباتے جائیں گے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہمزاد کسے کہتے ہیں

مِرقاۃ اور اَشِعَّۃُ اللَّمعات میں ہے کہ جُوں ہی کسی انسان کا بچّہ پیدا ہوتا ہے، اُسی وَقت اِبلیس کے یہاں بھی بچّہ پیدا ہوتا ہے جسے فارسی میں **ہَمزاد** اور عَرَبی میں **وَسْواس** کہتے ہیں۔ (اشعة اللمعات ج ۱ ص ۸۷، مرقاۃ ج ۱ ص ۲۴۴، مراۃ ج ۱ ص ۸۳)

آقا کا ہمزاد مسلمان ہو گیا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ مَدَنی تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا کہ تم میں ایسا کوئی نہیں جس پر ایک ساتھی جِنّ (شیطان) اور ایک ساتھی فِرِشتہ مقرّر نہ ہو۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کیا آپ پر بھی؟ ارشاد فرمایا: مجھ پر بھی، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس

پر مدد دی جس سے وہ شیطان **مسلمان** ہوگیا، اب وہ مجھے بھلائی کا ہی مشورہ دیتا ہے۔

(صَحیح مُسلِم ص١٥١٢ حدیث٢٨١٤)

سب کے ساتھ ایک شیطان ھوتا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ذِہن میں رہے کہ صِرف **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا **ہَمزاد** ہی مسلمان ہوا، باقی سبھی کے ''ہَمزاد'' پکّے کافِر ہیں۔ بَہر حال ہم پر ایک ایسا شیطان مُسلَّط ہے جو کہ کٹّر کافِر ہے اور ہمیں وَسْوَسے دِلاتا اور ہر وَقت ہماری مُخالَفت وعداوت میں لگا رہتا ہے۔

مجھے نفسِ ظالم پہ کر دیجئے غالب
ہو ناکام ہمزاد یا غوثِ اعظم (وسائلِ بخشش ص۲۹۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیطان فارِغ ہے تُو مشغول

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 853 صَفْحات پر مشتمل کتاب (مترجم) "**مِنھاجُ العابِدِین**" صَفحہ 77 پر **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رازی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الہادی کا یہ قول نَقْل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''شیطان فارِغ ہے اور تُو مشغول، وہ تجھے دیکھتا ہے مگر تُو اسے نہیں دیکھتا، تُو نے اُسے بھلایا ہوا ہے مگر اِس نے تجھے نہیں بُھلایا اور تیرے اندر بھی

شیطان کے کئی یار و مددگار (مثلاً نفس اور خواہشات وغیرہ موجود) ہیں، اِس لیے اُس سے مُحارَبہ (یعنی لڑائی) کر کے اس کو مَغلوب کرنا ضروری ہے، ورنہ تُو اِس کی شرارتوں اور ہلاکتوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔" (مِنہاجُ العابِدین (عربی) ص ٤٦)

کلیجہ شیاطیں کا تھرّا اٹھے گا
پکارو سبھی مل کے یا غوثِ اعظم (وسائلِ بخشش ص ٢٩٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیطان بدن میں خون کی طرح گردش کرتا ہے

شیطان ہم سے اِس قدر قریب ہے کہ غیب داں آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: "بے شک شیطان اِنسان (کے بدن) میں خون کی طرح گردِش کرتا ہے۔" (بُخاری ج ١ ص ٦٦٩ حدیث ٢٠٣٨) صوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں: پس اس کے راستوں کو بھوک کے ذریعے تنگ کرو۔ (کشفُ الخِفاء ج ١ ص ١٩٨)

زیادہ کھانے کے 6 تشویشناک نقصانات

جو ڈٹ کر کھاتے ہیں وہ غور فرمالیں کہ شیطان سے کس طرح پیچھا چھوٹے گا! حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: منقول ہے، زیادہ کھانے میں چھ ٦ برائیاں ہیں: ﴿١﴾ دل سے خوفِ خدا چلا جاتا ہے ﴿٢﴾ مخلوقِ خدا پر رَحمت کا جذبہ یعنی ہمدردی دل سے نکل جاتی ہے کیوں کہ ایسا شخص یہ سمجھتا

ہے کہ میری طرح سبھی پیٹ بھرے ہوئے ہیں ﴿۳﴾ عبادت بھاری پڑ جاتی ہے ﴿۴﴾ وعظ و نصیحت (سنّتوں بھرا بیان) سن کر دل میں نرمی پیدا نہیں ہوتی ﴿۵﴾ اگر خود مبلّغ ہے اور بیان اور حکمت کی بات کرتا ہے تو لوگوں کے دلوں پر اس کا اثر نہیں پڑتا ﴿۶﴾ طرح طرح کی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ (مُلَخّص از اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۴۰)

یا الٰہی بھوک کی دولت سے مالا مال کر
دو جہاں میں اپنی رَحمت سے مجھے خوشحال کر

(بھوک کے فوائد اور زیادہ کھانے کے نقصانات کی تفصیلی معلومات کیلئے **فیضانِ سنّت** جلد اوّل کے باب "پیٹ کا قفلِ مدینہ" کا مطالعہ فرمائیے)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جب شیطان کو مَردُود قرار دیا تو اُس نے انسان سے دشمنی کا اِعلان کر دیا! اُس کا قول قرآنِ مجید پارہ 8 سورۃُ الاَعراف آیت نمبر 16 اور 17 میں اِس طرح نَقل کیا گیا ہے:

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِىْ لَاَ قْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

ترجمۂ کنز الایمان: (شیطان) بولا: تو قسم اس کی کہ تُو نے مجھے گمراہ کیا میں ضرور تیرے سیدھے راستے پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا، پھر ضرور میں ان کے پاس آؤں گا ان کے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں سے۔ اور تُو ان میں اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔

محبوبِ خدا سر پہ اَجل آ کے کھڑی ہے

شیطان سے عطّار کا ایمان بچا لو (وسائلِ بخشش ص۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وَسوسوں کے جُدا جُدا اَنداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان تو اُن کی دشمنی سے بھی باز نہیں آتا جو کہ اِس کے ساتھ عداوت نہیں رکھتے اور اس کی مخالفت بھی نہیں کرتے بلکہ اِس کے پکّے دوست ہیں اور اِس مَردود کی اِطاعت کرتے ہیں، جیسا کہ کُفّار، گمراہ اور فاسِق وفاجِر لوگ، تو جب یہ اپنے ''دوستوں'' کو بھی نہیں چھوڑتا اور انہیں بھی برابر وَسْوَسے ڈالے جاتا اور تباہی و ہلاکت میں ڈھیٹ سے ڈھیٹ تر بنائے چلا جاتا ہے، تو پھر اُن عُلَمائے دین اور سنّتوں کے مُبلّغین کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسوں کی کثرت کرے) کے ساتھ اُس کی عداوت کا کیا حال ہوگا جو کہ ہر وَقت اُس کی مخالفت کرتے، مسلمانوں کو اِس کے داؤ پیچ سے باخبر رکھتے اور یوں اس کو غضب ناک کرنے (یعنی غصّہ دلانے) اور اس کے گمراہ کُن منصوبوں کو خاک میں ملانے میں مصروف رہتے ہیں۔ بس اس کے وَسْوَسوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے کیونکہ یہ مردود شیطان بہت زیادہ مکّار و چالاک ہے ہر ایک کو اس کی نفسیات کے مطابق وَسْوَسوں کا شکار بناتا ہے جیسا کہ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: خیال رہے کہ شیطان عالموں

عوام کے دِل میں عامِیانہ وَسْوَسے ڈالتا ہے۔ (یعنی) "جیسا شکار ویسا جال!" بہت دفعہ (گناہوں کو ایسا سجا کر پیش کرتا ہے کہ) اِنسان گناہ کو عبادت سمجھ لیتا ہے! (مراۃ ج ۱ ص ۸۷) بعض اَوقات شیطان اپنے آپ کو "خدا" کہہ کر بھی سامنے آ جاتا ہے اور گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے، جیسا کہ ہمارے پیر و مُرشِد شہنشاہِ بغداد حُضُور غوثِ اعظم سیِّدُنا شیخ عبد القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کے پاس آیا تھا۔

سُن لو شیطاں نے ہر طرف ہر سُو
خوب پھیلا کے جال رکھا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں وَسوَسے

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ حفاظت نشان ہے: تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے تو اُس سے کہتا ہے کہ فُلاں چیز کس نے پیدا کی؟ فُلاں کس نے؟ یہاں تک کہ کہتا ہے کہ تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کو کس نے پیدا کیا؟ جب اِس حد تک پہنچے تو "اَعُوذُ بِاللّٰہ" پڑھ لو اور اِس سے باز رہو۔ (بُخاری ج ۲ ص ۳۹۹ حدیث ۳۲۷۶)

ہر سُوال کا جواب نہیں دیا جاتا

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رَحمۃُ الحَنّان اس حدیث

پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اِس کا جواب سوچنے کی کوشش بھی مت کرو، ورنہ شیطان سُوال در سُوال کرے گا۔ اَعُوذُ بِاللہ پڑھ کر اسے بھگا دو، ہر سوال کا جواب نہیں دیا جاتا۔ رب (عَزَّوَجَلَّ) نے شیطان کے سجدہ نہ کرنے پر اس کے دلائل کا جواب نہ دیا۔ بلکہ فرمایا: فَاخْرُجْ مِنْهَا (یعنی تو جنّت سے نکل جا۔ (پ ۱٤، الحجر ۳٤)) خیال رہے کہ اَعُوْذُ بِاللہِ (مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم پڑھنا) دفعِ شیطان کے لئے اِکسیر ہے۔ (مراٰۃ ج اول ص ۸۲)

نفس و شیطاں کی شرارت دُور ہو
یہ کرم یا مصطفٰے فرمایئے (وسائلِ بخشش ص ۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وسوسے کا قرآنی علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جب بھی وَسوسہ آئے "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" پڑھ کر اُس کو دَفع کرنا چاہئے۔ وَسوسے آنے کی صورت میں قرانِ پاک میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا ہے چُنانچہ پارہ 9 سورۃُ الْاَعراف آیت نمبر 200 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور اے سُننے والے! اگر شیطان تجھے کوئی کونچہ (وَسوسہ) دے تو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ مانگ، بے شک وُہی سُنتا جانتا ہے۔

مجھ کو دیدے پناہ شیطاں سے

اِس سے ایماں مرا بچا یارب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امام رازی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الہادِی اور شیطان

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 502 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مُخَرَّجہ)'' صَفْحہ 493 تا 494 پر ہے: (حضرتِ سیِّدُنا) امام فخر الدّین رازی رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کے نَزْع کا وَقْت جب قریب آیا، شیطان آیا، اُس وَقت شیطان پوری جان توڑ کوشِش کرتا ہے کہ کسی طرح اس (بندے) کا ایمان سَلْب ہو جائے۔ (یعنی چھین لیا جائے کہ) اگر اس وَقت (وہ بندہ ایمان سے) پھر گیا تو پھر کبھی نہ لوٹے گا۔ (چنانچِہ) اُس (یعنی شیطان) نے ان سے پوچھا کہ تم نے تمام عُمْر مُناظَروں، مُباحثوں میں گزاری، خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو بھی پہچانا؟ آپ (رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ) نے فرمایا: ''بے شک خُدا (عَزَّوَجَلَّ) ایک ہے۔'' اُس (یعنی شیطان) نے کہا: اِس پر کیا دلیل؟ آپ (رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ) نے ایک دلیل قائم فرمائی۔ وہ (یعنی شیطان) خبیث مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت (یعنی فِرِشتوں کو تعلیم دینے والا۔ استاد) رہ چکا ہے، اُس نے وہ دلیل توڑ دی۔ انہوں نے دوسری دلیل قائم کی، اُس نے وہ بھی توڑ دی۔ یہاں تک کہ تین سو ساٹھ (۳۶۰) دلیلیں حضرتِ (سیِّدُنا امام فخر الدّین رازی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الہادِی) نے قائم کیں اور اُس نے سب توڑ دیں۔ اب یہ (یعنی امام

صاحِب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) سخت پریشانی میں اور نہایت مایوس۔ آپ (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) کے پیر حضرتِ (سیِّدُنا شیخ) نجمُ الدّین کُبریٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہیں دُور دراز مقام پر وُضو فرما رہے تھے، وہاں سے آپ (یعنی پیر و مرشد) نے (امام رازی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کو) آواز دی: ''کہہ کیوں نہیں دیتا کہ میں نے خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو بے دلیل ایک مانا۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے شیطان کس کس اَنداز پر وار کرتا ہے! اگر اس کی بات پر دھیان دے دیا جائے تو پھر یہ پیچھے ہی پڑ جاتا ہے۔ اس کو NO LIFT کرنا، اس کے ''وسوسوں'' کی طرف توجُّہ نہ کرنا بھی **وسوسوں کا عِلاج** ہے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہر دم شیطان کی شرارتوں سے پناہ مانگتے رہنا چاہیے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کامل پیر کا مُرید بن جانا چاہیے کہ مرشِد کی توجُّہ بھی **وَسْوَسۂ شیطانی** کو دَفع کرتی ہے۔

ہے عطّار کو سَلبِ ایماں کا دھڑکا
بچا اس کا ایماں بچا غوثِ اعظم (وسائلِ بخشش ص ۲۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تقدیر کے بارے میں وَسْوَسے

شیطان تقدیر کے مُعاملات میں بھی دل میں وَسْوَسے ڈالتا رہتا ہے، مَثَلاً جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے ہم اُس کے پابند ہیں، تقدیر کے آگے مجبورِ محض ہیں، ہم تو وُہی کر رہے ہیں جو تقدیر میں لکھا ہے، پھر قبر و جہنَّم کی سزائیں کیوں؟ وغیرہ وغیرہ۔ یقیناً یہ بھی

شیطان کا دھوکا ہے، اِس مُعامَلے میں سوچیں بھی نہیں، ورنہ شیطان گمراہ کردے گا، بس "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط" پڑھ کر اس مردود کو بھگا دیجئے۔

جو جیسا کرنے والا تھا ویسا لِکھ دیا گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جو جیسا کرنے والا تھا، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اُسے اپنے عِلْم سے جانا اور اُس کیلئے وَیسا لکھا، اُس عَزَّوَجَلَّ کے جاننے اور لکھنے نے کسی کو مجبور نہیں کیا۔ اِس بات کو اِس عام فَہم مِثال سے سمجھنے کی کوشش فرمایئے جیسا کہ آج کل قانون کے مطابِق غِذاؤں اور دواؤں وغیرہ کے پیکٹوں پر انتہائی تاریخ (EXP.DATE) لکھی جاتی ہے، بچّہ بھی یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ کمپنی والوں کو چُونکہ تجرِبہ ہوتا ہے کہ یہ چیز فُلاں تاریخ تک خراب ہو جائیگی، اِس لئے لکھ دیتے ہیں، یقیناً کمپنی کے (EXP.DATE) لکھنے نے اُس چیز کو خراب ہونے پر مجبور نہیں کیا، اگر وہ نہ لکھتے تب بھی اُس چیز کو اپنی مُدّت پر خراب ہونا ہی تھا۔

تقدیر کے بارے میں ایک اَہم فتوٰی

اِس ضِمن میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 692 صَفْحات پر مشتمل کتاب، "کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب" صَفْحہ 583 تا 585 پر لکھا ہے: **فتاوٰی رضویہ** جلد 29 صَفْحہ 284 تا 285 سے ایک سُوال جواب پیش کیا جاتا ہے۔ **سُوال:** "زید" کہتا ہے جو ہُوا اور ہوگا سب خدا کے حکم سے ہی ہوا اور ہوگا

پھر بندے کی کیوں گرفت ہے اور اس کو کیوں سزا کا مُرتکب (مُر۔تَ۔کِب) ٹھہرایا گیا؟ اس نے کون سا کام ایسا کیا جو مُستحق عذاب کا ہوا؟ جو کچھ اُس (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) نے تقدیر میں لکھ دیا ہے وُہی ہوتا ہے، کیونکہ قرانِ پاک سے ثابت ہو رہا ہے کہ بلا حکم اُس کے ایک ذرّہ نہیں ہلتا پھر بندے نے کون سا اپنے اِختیار سے وہ کام کیا جو دوزخی ہوایا کافِر یا فاسِق۔ جو بُرے کام تقدیر میں لکھے ہوں گے تو بُرے کام کرے گا اور بھلے لکھے ہونگے تو بھلے۔ بہر حال تقدیر کا تابع ہے پھر کیوں اِس کو مجرِم بنایا جاتا ہے؟ چوری کرنا، زِنا کرنا، قتل کرنا وغیرہ وغیرہ جو بندے کی تقدیر میں لکھدے ہیں وُہی کرنا ہے، ایسے ہی نیک کام کرنا ہے۔ **الجواب:**
''زید گمراہ بے دین ہے، اُسے کوئی جُوتا مارے تو کیوں ناراض ہوتا ہے؟ یہ بھی تو تقدیر میں تھا۔ اس کا کوئی مال دبائے تو کیوں بگڑتا ہے؟ یہ بھی تقدیر میں تھا، یہ شیطانی فعلوں کا دھوکا ہے کہ جیسا لکھدیا ایسا ہمیں کرنا پڑتا ہے (حالانکہ ہرگز ایسا نہیں) بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے اُس (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) نے اپنے عِلْم سے جان کر وُہی لکھا ہے۔''

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصّہ اوّل صَفْحہ 24 پر فرماتے ہیں: ''بُرا کام کرکے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیّتِ (مَشی۔یّت) الٰہی کے حوالے کرنا بہت بُری بات ہے، بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچّھا کام کرے اسے مِنْجانِبِ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے) کہے اور جو بُرائی سرزد ہو اُس کو شامتِ نَفْس تصوُّر کرے۔''

تقدیر کے بارے میں وسوسے کا ایک بہترین علاج

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 344 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''مِنہاجُ العابِدین'' صَفْحہ 86 تا 87 پر حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحْمۃُ اللہِ الوالی نے جو کچھ بیان فرمایا اس کا خلاصہ ہے: ابلیس بسا اوقات وسوسے ڈال کر یوں بھی گمراہ کرتا ہے کہ انسان کے نیک و بد ہونے کے مُتَعلِّق روزِ اَزَل میں فیصلہ ہو چکا ہے، جو اُس روز بُروں میں ہو گیا وہ ''بُرا'' ہی رہے گا اور جو اچّھوں میں ہو گیا وہ ''اچھا'' ہی رہے گا۔ تمہارے اعمالِ نیک و بد سے فیصلۂ اَزَلی میں ہرگز فرق نہیں آ سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ بندے کو اس وَسْوسۂ شیطان سے بچالے اور بندہ ابلیسِ لعین کو یوں جواب دے کہ ''میں تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور بندے کا کام ہے اپنے مولیٰ کے حکم کی تعمیل، اور اللہ تعالیٰ چُونکہ رَبُّ العٰلَمِین ہے اس لیے جو چاہے حکم دے اور جو چاہے کرے اور پھر عبادت و طاعت کسی طرح بھی مُضِر (یعنی نقصان دِہ) نہیں، کیونکہ اگر میں علمِ الٰہی میں سعید (یعنی سعادت مند) ہوں تو پھر بھی اور زیادہ ثواب کا محتاج ہوں اور اگر معاذَاللہ علمِ الٰہی میں میرا نام بدبختوں میں لکھا ہو تو بھی نیک اعمال کرنے سے اپنے اوپر یہ ملامت تو نہیں کروں گا کہ مجھے اللہ تعالیٰ طاعت و عبادت نہ کرنے پر سزا دے گا اور کم از کم یہ تو ہے کہ نافرمان بن کر جہنَّم میں جانے کی نسبت مُطیع (یعنی فرماں بردار) بن کر جانا بہتر ہے۔ لیکن یہ تو سب مَحْض اِحْتِمالات (یعنی شُبہات) ہیں، ورنہ اُس کا وعدہ حق ہے اور اس کا

کلام قطعاً سچا ہے اور اللہ تعالٰی نے جا بجا طاعات و عبادات کی بجا آوری پر ثوابِ جمیل کے وعدے فرمائے ہیں۔ تو جو شخص ایمان و طاعت (یعنی عبادت) کے ساتھ رب تعالٰی کے دربار میں حاضر ہوگا، وہ ہرگز دوزخ میں نہ جائے گا بلکہ اللہ تعالٰی کی مہربانی اور اعمالِ صالحہ (یعنی نیکیوں) کی وجہ سے **جنّتُ الفِردَوس** میں **اِنْ شَآءَ اللہ** جگہ پائیگا۔ لیکن حقیقت میں یہ دُخول (یعنی داخِلہ) بھی وعدۂ خداوندی کی وجہ سے ہوگا۔ اِسی صِدقِ وعدہ (یعنی سچے وعدے) کا اظہار کرنے کے لیے اللہ تعالٰی نے قراٰنِ مجید (پارہ 24 سورۃُ الزُّمَر کی آیت نمبر 74) میں سعید (یعنی سعادتمند) لوگوں کے اس مقولے (یعنی قول) کو نقل فرمایا ہے:

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ (پ ۲۴، الزُّمَر: ۷۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ کہیں گے: سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا۔

اللہ کی رَحمت سے تو جنّت ہی ملیگی
اے کاش! محلّے میں جگہ اُن کے ملی ہو (وسائلِ بخشش ص ۱۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِیمانیات کے بارے میں وَسوَسے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بسا اوقات شیطان ایسے ایسے وَسوسے ڈالتا ہے کہ جن کو زَبان سے بیان کرنے کی ہمت ہی نہیں ہوتی۔ چُونکہ صَحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضوان اللہ و رسول عزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی اِطاعت میں ہر دَم مشغول رہتے تھے، اِس

لیے شیطان انہیں وَسوسوں کے ذَرِیعے (ذ۔ری۔ع) خوب پریشان کیا کرتا تھا۔ چُنانچِہ مُسلم شریف میں ہے کہ کچھ صَحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضوان مدینے کے تاجدار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے دربارِ گوہر بار میں حاضِر ہوکر عَرض گزار ہوئے: ہم اپنے دِلوں میں ایسے خیالات (وَسوسے) محسوس کرتے ہیں کہ اِنہیں بیان کرنا بَہُت بُرا معلوم ہوتا ہے۔ ہادیٔ راہِ نَجات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: کیا تم نے یہ بات پائی ہے؟ عَرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: ''یہ کُھلا ہوا ایمان ہے۔''
(صَحیح مُسلِم ص۸۰ حدیث۱۳۲)

خطرناک وَسوَسے

بَحْر و بَر کے بادشاہ، دو عالم کے شَہَنْشاہ، اُمّت کے خیرخواہ، بی بی آمِنہ کے مہر و ماہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضِر ہو کر ایک شخص نے عَرض کی: میں اپنے دل میں ایسے خَیالات محسوس کرتا ہوں کہ وہ بولنے سے جل کر کوئلہ ہو جانا زِیادہ پسند ہے۔ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ جس نے اِن خَیالات کو وَسوَسہ بنا دیا۔ (السُنّة لابی عاصم ص ۱۰۷ حدیث ۶۷۰) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی ربّ عَزَّوَجَلَّ نے ایسے خَیالات کو وَسوسے میں داخِل فرمایا، جن پر کوئی پکڑ نہ رکھی، وہ کریم عَزَّوَجَلَّ بندے کی مجبوری و معذوری جانتا ہے۔ (مراۃ ج۱ ص۸۶)

وَسوَسے مُعاف ہیں

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرکارِ ابد قرار،

شافعِ روزِ شمار، بِاِذنِ پروردگار دوعالَم کے مالِک ومختار صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ عزّوجلّ نے میرے لئے میری اُمّت سے ان کے دِلی خطرات (یعنی وسوسوں) میں درگزر فرمادی، جب تک اس پر کام یا کلام نہ کریں۔ (صحیح بُخاری ج ٢ ص ١٥٣ حدیث ٢٥٢٨)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بُرے خیالات پر پکڑ نہیں یہ اِس اُمّت کی خُصُوصیّت ہے، پچھلی اُمّتوں میں اِس پر (یعنی وسوسے دل میں جمانے یا قصداً لانے پر) بھی پکڑ تھی۔ خیال رہے کہ بُرے خیالات اور ہیں (اور) بُرا ارادہ کچھ اور، بُرے ارادے پر پکڑ ہے حتّٰی کہ اِرادۂ کفر "کُفر" ہے۔ (مراٰۃ ج اول ص ٨١)

وَسوسے پر کب گِرِفْت ہے

مُحقّق عَلَی الْاِطلاق، خاتِمُ الْمُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحقّ مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃُ اللہِ القَوی فرماتے ہیں: جو بُرا خیال دل میں بے اختیار و اچانک آجاتا ہے، اُسے ہاجِس کہتے ہیں، یہ آنی فانی ہوتا ہے، آیا اور گیا۔ یہ پچھلی اُمّتوں پر بھی مُعاف تھا اور ہم کو بھی مُعاف ہے، لیکن جو دل میں باقی رہ جائے وہ ہم پر مُعاف ہے، اُن (اُمّتوں) پر مُعاف نہ تھا۔ اگر اِس کے ساتھ دل میں لذّت اور خُوشی پیدا ہو اُسے ھَمّ کہتے ہیں، اِس پر بھی پکڑ نہیں اور اگر ساتھ (ہی) کر گزرنے کا ارادہ بھی ہو تو وہ عَزْم ہے، اس کی پکڑ ہے۔ (اَشِعَّةُ اللّمعات ج ١ ص ٨٥)

وَسوسوں سے ایمان نہیں جاتا

وَسْوَسے چاہے جتنے ہی آئیں اور کتنے ہی خطرناک ہوں اُن سے ایمان برباد نہیں ہوتا! **ایمانیات** کے تعلُّق سے وسوسے آنے پر دل پریشان ہونا اس بات کی علامت ہے کہ دِل ایمان پر مُطمئن ہے۔ پارہ 14 سورۃُ النّحل آیت نمبر 106 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَقَلْبُهٗ مُطْمَىِٕنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ (پ ۱۴، النّحل، ۱۰۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔

وَسوسوں کو بُرا سمجھنا عین ایمان ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایمان کے بارے میں وَسوَسے آنا تو کمالِ ایمان کی علامت ہے، چور ڈاکو وَہیں جاتے ہیں جہاں دولت کی ریل پیل ہوتی ہے، تو جہاں **ایمان** جتنا زیادہ مضبوط ہوگا، شیطان اُسی قدر زیادہ تنگ کرے گا۔ کسی مسلمان کا **وَسوسوں** پر گھبرانا، پریشان ہونا، رَو رَو کر شیطان مردود سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرنا درحقیقت **قُوّتِ ایمانی** کی نشانی ہے۔ **مُفَسِّرِ** شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: ''وَسوسوں کو بُرا سمجھنا عین ایمان ہے۔'' (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۸۲)

استِقامت دیجئے اسلام پر کیجئے رَحمت اے نانائے حُسین
دل سے دنیا کی ہَوَس سب دور ہو کیجئے رَحمت اے نانائے حُسین

نَزْع، قبر و حشر، میزاں ہر جگہ
کیجئے رحمت اے نانائے حُسین (وسائلِ بخشش ص ٩٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عِبادات میں وَسوَسے

ایمانیات کی طرح ''عِبادات'' میں بھی شیطان وَسوسے ڈالتا ہے اور اِس مُعامَلے میں وہ اکیلا نہیں، اُس کے ہمراہ ایک مُنظّم جماعت ہے۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: ذُرِّیّتِ شیطان (یعنی اولادِ ابلیس) کی مختلف جماعتیں ہیں، اِن کے نام اور کام الگ الگ ہیں، چُنانچِہ ''وُضو'' میں بہکانے والی جماعت کا نام وَلْہان ہے اور ''نَماز'' میں وَرغلانے والی جماعت کا نام خِنزَب ہے۔ ایسے ہی مسجِدوں میں، بازاروں میں، شراب خانوں میں اس کی الگ الگ فوجیں رہتی ہیں۔ (مراۃ ج١ص٨٥)

9شیطانوں کے نام و کام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''فیضانِ سنّت'' صفحہ 40 تا 41 پر ہے: امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان کی اولاد نو ہیں: (١) زَلِیتُون (٢) وَثِین (٣) لَقُوس (٤) اَعْوان (٥) ھَفّاف (٦) مُرّۃ (٧) مُسَوِّط (٨) دَاسِم اور (٩)

فرمانِ مُصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

وَلْھان ﴿1﴾ **زَلِیْتُون**: بازاروں میں مقرّر ہے، اور وہاں اپنا جھنڈا گاڑے رہتا ہے ﴿2﴾ **وَثِیْن**: اِس کی لوگوں کو ناگہانی آفات میں مبتَلا کرنے کی ڈیوٹی ہے ﴿3﴾ **لَقُوس**: آتَش پرستوں پر مُتَعَیَّن (یعنی مقرّر) ہے ﴿4﴾ **اَعوان**: حُکمرانوں کے ساتھ ہوتا ہے ﴿5﴾ **ھَفّاف**: شرابیوں کے ہمراہ رہتا ہے ﴿6﴾ **مُرَّۃ**: گانے باجے، بجانے والوں پر مقرّر ہے ﴿7﴾ **مُسَوِّط**: افواہیں عام کرنے کی ذمّے داری پر مامور ہے، لوگوں کی زَبانوں پر افواہیں جاری کروا دیتا ہے، اور اَصل حقیقت سے لوگ بے خبر رہتے ہیں ﴿8﴾ **داسِم**: گھروں میں ڈیوٹی دیتا ہے۔ اگر صاحبِ خانہ گھر میں داخل ہو کر نہ سلام کرے اور نہ بِسمِ اللّٰہ پڑھ کر قدم اندر رکھے، تو یہ ان گھر والوں کو آپس میں لڑوا دیتا ہے، حتّٰی کہ مار پیٹ بلکہ طلاق یا خُلع تک نَوبت پہنچ جاتی ہے ﴿9﴾ **وَلْھان**: وُضو میں ''وسوسے'' ڈالنے کے لئے مقرّر ہے۔ (المنبہات ص ۹۳)

نفس و شیطان ہو گئے غالب
ان کے چُنگل سے تُو چُھڑوا یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مساجِد میں وَسوسے

وَسْوَسے ڈالنے کی شیطانی تحریک مسجِدوں کے اندر خوب زوروں پر ہوتی ہے، وہاں موجود کئی مسلمانوں کو دُنیوی باتوں میں لگا دیتا ہے بعضوں کو لڑوا دیتا ہے، بعض بڑے

فرمانِ مُصطَفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

بوڑھوں کو غصّہ دلوا کر شور مچوا دیتا ہے، **معاذَاللہ** بعضوں کو بدنگاہی، بداَخلاقی، غیبت و چغلی وغیرہ وغیرہ گناہوں میں پھنسا دیتا ہے، جنھیں گناہوں میں نہیں پھنسا پاتا انہیں نیکیوں کی کمی میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس کا تو شاید ہر ایک کو تجربہ (تَج۔رِ۔بہ) ہوگا۔ مَثَلاً درس و بیان کا سلسلہ ہو رہا ہے مگر مسجد میں موجود ہونے کے باوُجُود بعض لوگ شرکت سے محروم دُور بیٹھے لاپرواہی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ جو لوگ مسجِد میں حاضِر ہونے کے باوُجُود یادِ الٰہی سے غافِل اور علمی حلقوں وغیرہ سے کاہل رہتے ہیں وہ **فتاوٰی رضویہ شریف** میں بیان کردہ اِس حدیثِ پاک کو غور سے پڑھیں: **حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم میں کوئی مسجِد میں ہوتا ہے، شیطان آ کر اُس کے بدن پر ہاتھ پھیرتا ہے، جیسے تم میں کوئی اپنے گھوڑے کو رام (یعنی فرمانبردار و مُطیع) کرنے کے لیے اُس پر ہاتھ پھیرتا ہے۔ پس اگر وہ شخص ٹھہرا رہا (یعنی اس کے وسوسے سے فوراً الگ نہ ہوگیا) تو اُسے باندھ لیتا یا لگام دے دیتا ہے۔ **حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ (اس) حدیث کی تصدیق تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو، وہ جو بندھا ہوا ہے اُسے تم دیکھو گے یوں جُھکا ہوا کہ ذِکرِ الٰہی نہیں کرتا اور وہ جو لگام دیا ہوا ہے وہ مُنہ کھولے ہے اللہ تعالٰی کا ذِکر نہیں کرتا۔ [مُسندِ اِمام احمد، حدیث ۸۳۷۸] (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ جلد اوّل ص ۷۷۱ تا ۷۷۲)

گندے گندے وساوِس آتے ہیں
میرے دل سے انہیں نکال آقا (وسائلِ بخشش ص ۲۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غُسل میں وسوسے

غُسل میں بھی شیطان شک پیدا کرتا ہے، مثلاً کبھی وَسوسہ آتا ہے کہ شاید پیٹھ سُوکھی رہ گئی، شاید سر کے بال صحیح طرح نہیں دُھلے، فُلاں عُضْو خشک رہ گیا ہے وغیرہ۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا، اگر اُس حصّے کو مَل کر اچّھی طرح دھولیا ہے تو شک میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔

غسل میں وسوسے آنے کا ایک سبب

یاد رہے کہ غُسل خانے میں پیشاب کرنے سے وَسوَسے پیدا ہوتے ہیں، لہٰذا اس سے بچا جائے، جیسا کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی غُسل خانے میں ہرگز پیشاب نہ کرے پھر اس میں نہائے یا وُضو کرے گا، کیونکہ عام وَسوَسے اِسی سے ہوتے ہیں۔'' (سُنَنِ ابوداوٗد ج۱ ص ٤٤ حدیث ٢٧)

حدیثِ پاک کی شرح

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 308 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''اسلامی بہنوں کی نَماز (حنفی)'' صفحہ 201 تا 202 پر ہے، مُفسّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: اگر غسل خانے کی زمین پختہ (یعنی پکّی) ہو اور اس میں پانی خارِج ہونے کی

نالی بھی ہو (اور فرش کا ڈھلوان یعنی slope بھی صحیح ہو کہ پیشاب وغیرہ سیدھا نالی میں جائے گا) تو (ایسی صورت میں) وہاں (چھینٹوں وغیرہ سے خود کو بچاتے ہوئے) پیشاب کرنے میں حَرَج نہیں اگرچِہ بہتر ہے کہ نہ کرے، لیکن اگر زمین کچّی (یا ناہموار) ہو اور پانی نکلنے کا راستہ بھی نہ ہو تو پیشاب کرنا سخت بُرا ہے کہ زمین نَجِس ہو جائے گی، اور غسل یاوُضُو میں گندا پانی جسم پر پڑے گا۔ یہاں دوسری صورت ہی مُراد ہے اِس لیے تاکیدی مُمانَعت فرمائی گئی۔ یعنی اس سے وَسوَسوں اور وَہْم کی بیماری پیدا ہوتی ہے جیسا کہ تجرِبہ ہے یا گندی چھینٹیں پڑنے کا وَسْوَسہ رہے گا۔

(مراۃ ج ۱ ص ٢٦٦)

وَسوسے کی تباہ کاری کی حِکایت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد اوّل صَفحہ 1043 جُز ''ب'' پر **وَسوَسے کا بہترین عِلاج** بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وسوسے کی نہ سننا اُس پر عمل نہ کرنا اُس کے خلاف کرنا (بھی وسوسے کا علاج ہے)۔ اس بلائے عظیم (یعنی وسوسے) کی عادت ہے کہ جس قَدَر اِس (یعنی وسوسے) پرعمل ہو اُسی قَدَر بڑھے اور جب قصداً اس کا خلاف کیا جائے تو بِاِذْنِہٖ تعالٰی تھوڑی مدّت میں بالکل دَفع ہو جائے۔ (حضرتِ سیِّدُنا) عَمرو بن مُرّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''شیطان جسے دیکھتا ہے کہ میرا وَسوَسہ اُس میں کارگر ہوتا ہے سب سے زیادہ اُسی کے پیچھے پڑتا ہے۔'' (مصنّف ابن ابی شیبه ج ۱ ص ٢٢٤) **امام ابنِ حَجَر مکّی** (علیہِ

رحمۃ اللہ القوی) اپنے ''فتاوٰی'' میں فرماتے ہیں کہ مجھ سے بعض ثِقہ (یعنی قابلِ اعتماد) لوگوں نے بیان کیا کہ ''دو وَسوسے والوں'' کو نہانے کی ضَرورت ہوئی، دریائے نیل پر گئے، طُلُوعِ صُبح کے بعد پہنچے، ایک نے دوسرے سے کہا: تُو اُتر کر غوطے لگا میں گنتا جاؤں گا اور تجھے بتاؤں گا کہ پانی تیرے سارے سَر کو پہنچا یا نہیں۔ وہ اُترا اور غوطے لگانا شُروع کیے، اور یہ (یعنی جو باہَر ہے وہ) کہہ رہا ہے کہ ابھی تھوڑی سی جگہ تیرے سر میں باقی ہے، وہاں پانی نہ پہنچا، ایک کو صبح سے دوپَہر ہوگئی، آخر تھک کر باہَر آیا اور دل میں شک رہا کہ غُسل اُترا یا نہیں؟ پھر اس نے دوسرے سے کہا کہ اب تُو اُتر میں گِنوں گا۔ اُس نے ڈُبکیاں لگائیں اور یہ (پہلا) کہتا جاتا ہے کہ ابھی سارے سر کو پانی نہ پہنچا، یہاں تک کہ دوپَہر سے شام ہوگئی، مجبوراً وہ (دوسرا) بھی دریا سے نکل آیا اور دل میں شُبہے کا شُبہ ہی رہا۔ دن بھر کی نَمازیں کھوئیں، اور غُسل اُترنے پر یقین نہ ہونا تھا اور نہ ہوا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی (یعنی: ہم اللہ تعالٰی کی پناہ مانگتے ہیں) یہ وسوسہ ماننے کا نتیجہ تھا۔ (حدیقه ندیه شرح طریقه محمدیه ج ٢ ص ٦٩١)

مجھے وسوسوں سے بچا یا الٰہی
پئے غوث و احمد رضا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وُضو میں وَسوسے

وَلْہَان نامی شیطان، وُضو کے بارے میں مختلف وسوسے دِلاتا ہے، مَثَلًا دورانِ

وُضو شک ڈالتا ہے کہ فُلاں عُضْو دُھلنے سے رہ گیا، فُلاں عُضْو تین کے بجائے دوبار دُھلا ہے، اِسی طرح باوُضو شخص کو بھی وَسوَسہ ڈالتا ہے کہ تیرا وُضو ٹوٹ گیا، وُضو کیے ہوئے اِتنا اِتنا وقت گزر چکا ہے اب وُضو کہاں رہا ہوگا! وغیرہ وغیرہ، ایسی صورت میں شیطان کے وسوسے کی طرف بالکل توجُّہ نہیں دینی چاہئے۔ وُضو میں وَسوسے ڈالنے والے شیطان کے بارے میں شَہَنْشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحِبِ مُعطَّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: وُضو کے لئے ایک شیطان ہے جس کا نام ''وَلْہَان'' ہے، لہٰذا تم پانی کے وَسوَسوں سے بچو۔ (سُنَنِ اِبن ماجه ج ١ ص ٢٥٢ حديث ٤٢١)

رُومالی پر پانی چِھڑکنا

اگر وُضو کے بعد قطرے کا وَہم پڑتا رہتا ہو تو اِس وسوسۂ شیطانی سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ وُضو کے بعد اپنے پاجامے یا شلوار کی رُومالی (یعنی شَرمگاہ کے قریبی کپڑے) پر پانی چھڑک لے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب تُو وُضو کرے تو چھینٹا دے لے۔ (اِبن ماجه ج ١ ص ٢٧٠ حديث ٤٦٣) پھر اگر قطرے کا وسوسہ ہو تو خیال کر لیجئے کہ پانی جو چھڑکا تھا یہ اُس کا اثر ہے۔ ہاں جس کو واقعی قطرہ آتا ہے تو اُس کی بات جُدا ہے۔

وُضو میں وَسوَسہ آئے تو کیا کرے؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250

صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحہ 310 پر صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''اگر درمیانِ وُضو میں کسی عُضْو کے دھونے میں شک واقِع ہو اور یہ زندگی کا پہلا واقِعہ ہے تو اس کو دھولے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف اِلتِفات (یعنی توجُّہ) نہ کرے۔ یوہیں اگر بعدِ وُضو شک ہے کہ وُضو ہے یا ٹوٹ گیا تو وُضو کرنے کی اسے ضَرورت نہیں۔ ہاں کرلینا بہتر ہے، جب کہ یہ شُبہ بطورِ وسوسہ نہ ہوا کرتا ہو اور اگر وسوسہ ہے تو اسے ہرگز نہ مانے، اِس صورت میں اِحتِیاط سمجھ کر وُضو کرنا اِحتِیاط نہیں بلکہ شیطانِ لعین کی اِطاعت ہے۔''

تو وُضو کے وَسوَسوں سے یا خدا مجھ کو بچا

ساتھ ظاہر کے مِرا باطن بھی ہو جائے صَفا

نَماز میں وُضو ٹوٹنے کے وَسوَسے

نَماز میں شیطان کبھی وَسوَسہ ڈالتا ہے کہ وُضو ٹوٹ گیا، کبھی پیشاب کا قطرہ نکلنے تو کبھی ریح خارِج ہونے کا دل میں شُبہ ڈالتا ہے۔ چُنانچِہ اس ضِمن میں میرے آقائے نعمت، اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملّت، عاشقِ ماہِ نُبُوَّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولٰینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن چند احادیثِ مبارکہ نَقْل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: ان حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ شیطان نَماز میں دھوکا دینے کے لئے کبھی انسان کی شَرمگاہ پر آگے سے تھوک دیتا ہے کہ اُسے قطرہ آنے کا گمان ہوتا ہے، کبھی پیچھے پھونکتا، یا بال کھینچتا

ہے کہ رِیح خارِج ہونے کا خیال گزرتا ہے۔ اِس (طرح کے وسوسے آنے) پر حکم ہوا کہ نَماز سے نہ پھرو، جب تک تَری یا آواز یا بُو نہ پاؤ، جب تک وُقوعِ حدَث (یعنی وُضو ٹوٹنے) پر یقین نہ ہولے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج۱ص ۷۷٤)

شیطان سے کہہ دیجئے: "تُو جھوٹا ہے"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب تک وضو ٹوٹنے کا ایسا یقین نہ ہو کہ جس پر قسم کھائی جا سکے اُس وقت تک وُضو نہیں جاتا، شیطان جب کہے: تیرا وُضو جاتا رہا تو دل میں جواب دیجئے کہ **خبیث تُو جھوٹا** ہے اور اپنی نَماز میں مشغول رہئے، جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس شیطان آ کر وسوسہ ڈالے کہ تیرا وُضو جاتا رہا تو فوراً اسے دل میں جواب دے کہ تُو جھوٹا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے کانوں سے آواز نہ سن لے یا اپنی ناک سے بُو نہ سونگھ لے۔ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حِبّان ج٤ ص۱۵۳ حدیث۲٦۵٦)

میں ناقِص میرا عمل ناقِص

میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: "اگر پھر بھی شیطان وَسوسہ ڈالے کہ تُو نے یہ عمل کامل (یعنی پورا) نہ کیا، اس میں فُلاں نَقص (یعنی عیب) رَہ گیا تو شیطان سے کہہ دے کہ اپنی

دل سَوزی اُٹھا رکھے (یعنی شیطان اپنی ہمدردی اپنے پاس ہی رکھے، مجھے بتانے کی حاجت نہیں اور میرے لیے دل جلانے کی کوئی ضرورت نہیں)، مجھ سے تو اِتنا ہی ہوسکتا ہے، اگر (میرا عمل) ناقِص ہے تو میں خود بھی تو ناقِص ہوں، اپنے لائق میں بجالایا، میرا مولا عَزَّوَجَلَّ کریم ہے۔ میرے عجز وضُعف (یعنی میری بے بسی اور کمزوری) پر رَحم فرما کر اِتنا ہی قَبول فرمالے گا، اُس کی عَظمت کے لائق کون بجالاسکتا ہے! **اگر ایسا کرنے سے بھی وسوسہ نہ ٹلے** تو کہہ دے کہ اگر تیرے کہنے سے میرا وُضُو نہ ہوا، میری نَماز (نہ ہوئی تو) نہ سہی مگر مجھے تیرے خیال کے مطابِق بے وُضو یا ظہر کی تین رَکعت پڑھنا گوارا ہے اور اے **ملعون**! تیری اِطاعت قَبول نہیں۔ جب یوں دل میں ٹھان لی تو وسوسے کی جڑ کٹ جائے گی۔ اور بِعَوْنِہٖ تعالٰی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے) دشمن (شیطان) ذلیل وخوار پسپا ہوگا۔ (مُلَخّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج١ ص٧٨٦، ٧٨٧)

حضرتِ سیِّدُنا اِمام مجاہد علیہ رحمۃ اللہ الواحد **کے فرمان کا بھی یِہی مطلب ہے کہ آپ** رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **فرماتے ہیں:** مجھے بے وُضُو نماز پڑھ لینی اس سے زیادہ پسند ہے کہ **شیطان کی اِطاعت کروں۔** (یہاں حقیقت میں بے وضو نماز پڑھنا مراد نہیں شیطان کا وسوسہ دَفع کرنا مقصود ہے)

(الطریقۃ المحمدیہ مع شرحہ الحدیقۃ الندیۃ ج٢ ص٦٨٨)

جا میں بے وُضو ھی نماز پڑھوں گا

سیِّدُنا اِمامِ اعظم علیہ رَحْمۃُ اللہِ الاکرم **کے اُستاذُ الْاُسْتاذ، اِمامِ اَجل ابراہیم نَخَعی** علیہ رَحمۃُ اللہِ القَوی **فرماتے ہیں:** شیطان کے وَسوسے پر عمل نہ کرو، اگر وہ زیادہ پریشان کرے تو

اُس سے کہد و: ''میں بے وُضو ہی پڑھوں گا تیری نہ سُنوں گا۔'' یوں وہ خبیث باز آتا ہے اور اس کی سنو تو اور زیادہ پریشان کرتا ہے۔

میں تیری اِطاعت کروں یا الٰہی
نہ شیطاں کی ہرگز سنوں یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نَماز میں وَسوسے

نَماز میں بھی شیطان تنگ کرتا اور دِھیان بٹاتا رہتا ہے۔ ''مُسلِم شریف'' کی روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! شیطان مجھ میں اور میری نَماز اور تِلاوت میں حائل ہوگیا، نماز مُشتَبہ (یعنی مشکوک) کردی۔ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اس شیطان کو خِنْزَبْ کہا جاتا ہے، جب کبھی تم اسے محسوس کرو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو اور بائیں طرف تین بار تُھتکار دو۔ چُنانچِہ میں نے یِہی کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے دَفع فرمایا۔ (صَحیح مُسلِم ص۱۲۰۹ حدیث۲۲۰۳)

نَماز میں آنے والے وَسوَسوں سے بچنے کا طریقہ

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: نَماز شُروع کرتے وَقت تکبیرِ تحریمہ سے قَبل،

تجرِ بہ (تَج ۔ رِ ۔ بہ) ہے کہ جو تحریمہ (یعنی نماز شروع کرنے) سے پہلے اِس طرح (یعنی اُلٹی طرف تین بار) تُھتکار کر لاحول شریف (یعنی لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم) پڑھ لے پھر تحریمہ کرے (یعنی نماز شروع کرے)، دورانِ نماز میں نگاہ کی حفاظت کرے (وہ یوں) کہ قِیام میں سَجدہ گاہ (یعنی سجدے کی جگہ) رُکوع میں پُشتِ قدم (یعنی پاؤں کے پنجے کی اوپری سطح)، سجدے میں ناک کے بانسے (یعنی ناک کی ہڈّی پر)، جلسہ (یعنی دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں) اور قعدہ (یعنی اَلتَّحِیّات وغیرہ پڑھنے) میں گود میں (نظر) رکھے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ نماز میں حُضورِ (قلب یعنی خشوع و خضوع) نصیب ہوگا۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۸۹)

تھوک شیطان کے منہ میں پڑے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مشکوٰۃ شریف کے ''بَابُ الْوَسْوَسَہ'' میں مُندرَج (مُن ۔ دَ ۔ رَج ۔ یعنی دَرج کردہ) ایک اور حدیثِ پاک کہ جس میں ''عِلاجِ وَسْوَسَہ'' کیلئے بائیں طرف تین بار تھتکارنے کا تذکرہ ہے، اُس کے تحت مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَۃُ الحنّان فرماتے ہیں: یہ تھوک شیطان کے منہ پر پڑے گا، جس سے وہ ذلیل ہو کر بھاگے گا کیونکہ شیطان اکثر بائیں (یعنی الٹی) طرف سے آتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کبھی تھوک سے بھی شیطان بھاگتا ہے۔ (مراۃ جلد اول ص ۸۸) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کا بارہا کا تجرِبہ ہے کہ جب اِستنجا خانے میں شیطان کے وَسْوَسے آتے ہیں تو الٹے کندھے کی طرف تین بار تُھتکار دینے سے شیطان ذلیل ہو کر

بھاگتا ہے۔(استنجا خانے میں لاحول شریف وغیرہ پڑھنا منع ہے)

نہ وسوسے آئیں نہ مجھے گندے خیالات
کر ذہن کا اللہ عطا قفلِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

رَکعتوں کے بارے میں وَسوسے

شیطان نَماز میں وَسوسے ڈال کر اس کی رَکعتوں میں بھی شک پیدا کر دیتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہو کر وَسوسے کی شکایت کی کہ نَماز میں پتا نہیں چلتا دو پڑھیں یا تین۔ حُضُور نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہِ اَفضلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم نے ارشاد فرمایا: جب تُو ایسا پائے تو اپنی داہنی (یعنی سیدھی) اُنگشتِ شہادت (یعنی شہادت کی انگلی) اُٹھا کر اپنی بائیں (یعنی الٹی) ران میں مار اور بِسْمِ اللہ کہہ کہ وہ شیطان کے حق میں چھری ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی ج ۱ص ۱۹۲ حدیث ۵۱۲) لہٰذا جسے نماز میں وسوسوں کی عادت ہو اُسے چاہیے کہ نَماز شروع کرنے سے قَبل یہ عمل کر لے۔

رَکعتوں میں شک کا مسئلہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفحہ 718 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: جس

کو شمارِ رَکعت (رَک۔عَت) میں شک ہو، مثلاً تین ہوئیں یا چار اور بُلُوغ (یعنی بالغ ہونے) کے بعد یہ پہلا واقِعہ ہے تو سلام پھیر کر یا کوئی عمل مُنافیٔ نَماز (یعنی جو نَماز سے باہَر کر دے ایسا فِعل) کر کے توڑ دے یا گمانِ غالِب کے بمُوجَب پڑھ لے مگر بہر صورت اِس نماز کو سرے سے پڑھے۔ مَحض توڑنے کی نیّت کافی نہیں۔ اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پیشتر (یعنی اس سے قبل) بھی ہو چکا ہے تو اگر گمانِ غالِب کسی طرف ہو تو اُس پر عمل کرے ورنہ کم کی جانب کو اختِیار کرے، یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین قرار دے، دو اور تین میں شک ہو تو دو۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیاس (یعنی اور اِسی اندازے کے مطابِق) اور تیسری چوتھی دونوں میں قعدہ کرے (یعنی التَّحیّات میں بیٹھے) کہ تیسری رَکعت کا چوتھی ہونا مُحتَمَل ہے (یعنی تیسری کے چوتھی ہونے کا اِمکان ہے) اور چوتھی میں قعدے کے بعد سَجدۂ سَہو کر کے سلام پھیر دے۔ البتّہ گمانِ غالِب کی صورت میں سجدۂ سَہو نہیں۔

شیطان کے لیے باعثِ ذلّت و خواری

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: تین اور چار رَکعت میں شک ہو تو تین قرار دے کر ایک رَکعت اور پڑھ لے پھر سجدۂ سَہو کر لے، اب اگر واقِعی اس کی پانچ ہوئیں تو یہ دونوں سجدے گویا ایک رَکعت کے قائم ہو کر اس کی نَماز کا دوگانہ پورا کر دیں گے۔ ایک رَکعت اکیلی نہ رہے گی جو شَرعاً باطِل ہے بلکہ اِن سجدوں سے مل کر گویا ایک نَفل دوگانہ جُداگانہ ہو جائے گا۔ اگر

واقعی چار ہوئیں تو یہ سجدے شیطان کی ذِلّت وخواری ہوں گے کہ اس نے شک ڈال کر نماز باطِل کرنی چاہی تھی۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج۱ص۷۲٦)

بُزُرگ نے شیطان کو نامُراد لوٹا دیا

ایک بُزُرگ کے پاس نَماز کے بعد شیطان نے آکر کہا: آپ نے یہ نَماز صحیح طرح نہیں پڑھی لہٰذا اسے دوبارہ پڑھئے۔ جواب دیا: میں ہرگز یہ نَماز دوبارہ نہیں پڑھوں گا کیونکہ جیسی میں پڑھ سکتا تھا ویسی میں نے پڑھ لی اگر اس میں کمی رہ گئی ہے تو میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی مُعافی مانگ لوں گا۔ شیطان نے کہا: نَماز جیسی عظیم عبادت کے مُعامَلے میں سُستی مت کیجیے یہ سُستی کا موقع نہیں آپ دوبارہ نَماز پڑھ لیجئے۔ فرمایا: جو ہونا تھا وہ ہوگیا میں یہ نماز دوبارہ کبھی بھی نہیں پڑھوں گا۔ شیطان نے پھر کہا: دیکھئے میں آپ کی بھلائی کی خاطر نصیحت کررہا ہوں میں آپ کا خیر خواہ ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کا مقام ومرتبہ بہت بلند ہے نَماز ایک عظیم عبادت ہے آپ جیسے نیک بندے کو نَماز کے معاملے میں ضد نہیں کرنی چاہئے۔ بزرگ نے شیطان کو زیر کرنے کے لئے کہا: چاہے کچھ بھی ہوجائے میں یہ نماز دوبارہ نہیں پڑھوں گا، رہی بارگاہِ الٰہی میں بلند مرتبے والی بات تو میں اس کی بارگاہ میں بلندی کے بجائے پستی ہی پر خوش ہوں۔ شیطان نے کہا: **اللہ** تَعَالٰی ایسی نَماز قبول ہی نہیں فرماتا۔ کہا: میرا ربّ بَہُت کریم ہے وہ اپنے کرم سے میرے اس ناقِص عمل کو بھی قبول فرمالے گا، جو مجھ سے ہوسکا وہ میں نے کرلیا اب قبول کرنا اس کا کام

ہے۔ اب تُو یہاں سے دفع ہو جا، میں تیرے وسوسوں میں آ کر کبھی بھی اس نماز کو نہیں دہراؤں گا۔ بالآخر جب شیطان نے اپنی ناکامی دیکھی تو ذلیل و خوار ہو کر واپس چلا گیا۔

خیال رہے! ان بُزُرگ کی اسے سختی سے رد کرنے سے غرض یہ تھی کہ شیطان کو ذلیل کیا جائے، اس کے وَسوَسے کو دفع کیا جائے اور اس کے راستے کو بند کیا جائے۔ یہ غرض نہ تھی کہ عمل نادُرست اور نامکمّل رہنے دیا جائے اور سُستی اور لاپروائی کو روا رکھا جائے اور فریب نفس اور کرم خداوندی کے بہانے پر اعتماد کر لیا جائے کہ جیسی تیسی غلط نماز ادا کی جائے اسی پر کفایت کر لی جائے اور دل کو تسلی دینے کے لیے یہ کہا جائے کہ اللہ کریم ہے بخش دے گا۔ (اشعہ ج۱ ص۹۲)

وسوسے کا انوکھا رد

ایک بُزُرگ کو اکثر یہ وَسوَسہ آتا کہ جہاں میں نماز پڑھتا ہوں وہ جگہ ناپاک ہے تو انہوں نے اس وَسوَسے کو اس طرح دور کیا کہ جان بوجھ کر وہیں نماز پڑھتے جس جگہ کی ناپاکی کا شک وشبہ ہوتا تھا۔ (اشعہ ج۱ ص۹۳)

وسوسے کی طرف دھیان ہی مت کرو

ایک شاگرد تعلیم مکمّل کرنے کے بعد وطن لوٹنے لگا تو استاذِ محترم نے پوچھا: جب عبادت کے دوران شیطان وَسْوَسہ ڈالتا ہے تو کیا کرتے ہو؟ عَرض کی: اُسے دُور کرتا ہوں۔ پوچھا: اگر پھر وَسوَسہ ڈالے تو؟ جواب دیا: اسے دوبارہ دَفع کرتا ہوں۔ تیسری مرتبہ

دریافت کیا: اگر سہ بارہ (یعنی تیسری مرتبہ) وَسوَسہ ڈالے تو؟ کہا: تو بھی اسے دُور کرتا ہوں۔ اُستاذِ محترم نے نصیحت فرمائی: جب شیطان تمہیں عبادت میں وَسوَسے ڈالے تو اُس پر توجُّہ نہ دو کیونکہ اگر تم اُس کے وَسوَسوں کو روکنے میں لگ گئے تو وہ تمہیں اِسی کام میں لگائے رکھے گا بلکہ تم اُس سے ''چرواہے کے کُتّے'' کا سا سُلوک کرو کہ **اُس کی طرف دھیان ہی نہ کرو** اور اُس سے **اللہ** تعالٰی کی پناہ مانگو۔ (یعنی اَعوذُ باللّٰہ (پوری) پڑھ لیا کرو)

(روحُ البیان ج ١ ص ٦ بِتَصَرُّف)

نمازوں میں شیطاں خَلَل ڈالتا ہے
مجھے اِس کے شر سے بچا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طہارت کے بارے میں وسوسے

شیطان طہارت کے مُعاملے میں بھی وَسوَسے ڈالتا اور شُکوک و شُبُہات پیدا کرتا ہے کہ یہ ناپاک ہے، وہ ناپاک ہے۔ آپ وَسوَسوں کی طرف توجُّہ مت دیجئے، طہارت کے مُعامَلے میں شریعتِ مُطہَّرہ نے ہمارے لیے بَہُت زیادہ آسانی رکھی ہے، مگر علمِ دین کی کمی کی وجہ سے بعض لوگ وَسوَسوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔ یہ شَرعی مسئلہ ذِہن نشین فرمالیجئے کہ جب تک کسی شے کا ناپاک ہونا یقینی طور پر معلوم نہ ہوجائے فَقَط شک کی بُنیاد پر اُسے ناپاک نہیں کہہ سکتے بلکہ کسی چیز کے ناپاک ہونے کی ٹوہ میں پڑنے کی بھی

ضَرورت نہیں۔

نجاست کے بارے میں تحقیق کی حاجت نہیں

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام **اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد 4 صَفْحَہ 515 پر نَقل کرتے ہیں: امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا **عُمرِ فاروق** رضی اللہ تعالٰی عنہ **ایک حوض** پر گزرے (وہ حَوض دَہ دردَہ سے چھوٹا تھا اور ٹھہرے پانی کے حکم میں تھا اور ٹھہرے پانی میں سے اگر درندہ پانی پی لے تو وہ ناپاک ہوجاتا ہے) **عَمرو بن عاص** رضی اللہ تعالٰی عنہ (جو کہ) ساتھ تھے۔ (وہ) حَوض والے سے پوچھنے لگے: کیا تیرے حَوض میں دَرِندے بھی پانی پیتے ہیں؟ (امیرُ الْمُؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے) فرمایا: ''اے حَوض والے! ہمیں نہ بتا۔''

(مُوَطّا امامِ مالك ج ۱ ص ۴۸ رقم ۴۷)

جانوروں کے جھوٹھے کے مُتعلِّق مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نجاست کی تحقیق میں پڑنے کی حاجت نہیں حالانکہ یہ اِمکان ہوتا ہے کہ حَوض میں دَرِندے مَثَلاً کُتّے بھی پانی پی لیں اور جو ٹھہرا یعنی دَہ دردَہ سے کم پانی کُتّا جھوٹا کردے وہ **ناپاک** ہوجاتا ہے۔ مگر جس کو معلوم ہی نہیں کہ دَرِندے نے اس میں سے پانی پیا یا نہیں اُس کے حق میں وہ پانی پاک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل صَفْحَہ 342 پر مسئلہ نمبر 10 ہے: ''سُوَر، کُتّا، شیر، چیتا، بھیڑیا،

ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے دَرِندوں کا **جھوٹا ناپاک** ہے۔ ''ضِمناً'' **پنجتن پاک**'' کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے جانوروں کے جھوٹے سے مُتعلِق مزید 8 **مَدَنی پھول** بھی مُلاحظہ کر لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت کا نفع ملیگا ﴿1﴾ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرند اُن کا جھوٹا'' **پاک**'' ہے اگرچِہ نر ہوں جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، تیتر وغیرہ ﴿2﴾ جو مرغی چھوٹی پھرتی اور غلیظ (یعنی گندگی) پر منہ ڈالتی ہو اس کا جھوٹا **مکروہ** ہے اور بند رہتی ہو تو **پاک** ہے ﴿3﴾ یوہیں بعض گائیں جن کی عادت غلیظ (یعنی گندگی) کھانے کی ہوتی ہے ان کا جھوٹا **مکروہ** ہے اور اگر ابھی نَجاست کھائی اور اس کے بعد کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے اس کے منہ کی طہارت ہو جائے اور اس حالت میں (اگر ٹھہرے یعنی دہ دردہ سے کم) پانی میں منہ ڈال دیا تو **ناپاک** ہو گیا۔ (اور اگر جاری پانی میں منہ ڈالکر پانی پیا تو منہ پاک ہو جائے گا) اسی طرح اگر بیل، بھینسے، بکرے نروں نے حسبِ عادت مادہ کا پیشاب سُونگھا اور اس سے ان کا منہ ناپاک ہوا اور نگاہ سے غائب نہ ہوئے نہ اتنی دیر گزری جس میں طہارت ہو جاتی تو ان کا جھوٹا **ناپاک** ہے اور اگر چار (ٹھہرے) پانیوں میں منہ ڈالیں تو پہلے تین ناپاک **چوتھا پاک** ﴿4﴾ گھوڑے کا جھوٹا **پاک** ہے ﴿5﴾ گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلّی، چوہا، سانپ، چھپکلی کا جھوٹا **مکروہ** ہے ﴿6﴾ بلّی نے چوہا کھایا اور فوراً برتن میں منہ ڈال دیا تو **ناپاک** ہو گیا اور اگر زبان سے منہ چاٹ لیا کہ خون کا اثر جاتا رہا تو ناپاک نہیں ﴿7﴾ اچّھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وُضو

غُسل مکروہ اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی حَرَج نہیں۔ اسی طرح مکروہ جھوٹے کا کھانا پینا بھی مالدار کو مکروہ ہے، غریب محتاج کو بلا کراہت جائز ﴿8﴾ جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لُعاب بھی **ناپاک** ہے اور جس کا جھوٹا **پاک** اس کا پسینہ اور لُعاب بھی پاک اور جس کا جھوٹا **مکروہ** اس کا لُعاب اور پسینہ بھی مکروہ۔ (بہارِ شریعت جلد اوّل ص ۳۴۲ تا ۳۴۴)

کیچڑ کے ذَرِیعے وسوسے کا عجیب علاج

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد اوّل صَفحہ 771 پر فرماتے ہیں: **صالحین** رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین (یعنی نیک بندوں) میں سے ایک صاحِب فرماتے ہیں: مجھے دربارۂ طہارت (پاکی کے بارے میں) وَسوَسہ تھا۔ راستے کی کیچڑ اگر کپڑے میں لگ جاتی تو اسے دھوتا۔ (حالانکہ جب تک یقینی معلومات نہ ہو کیچڑ پاک ہوتی ہے) ایک دن نمازِ صبح کے لئے جا رہا تھا، راہ کی کیچڑ لگ گئی، میں نے دھونا چاہا اور خیال آیا کہ دھوتا ہوں تو جماعت جاتی ہے، ناگاہ (یعنی اچانک) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ہدایت فرمائی (اور) میرے دل میں ڈالا کہ اس کیچڑ میں لوٹ اور سب کپڑے سان (یعنی کیچڑ آلود) کر لے اور یونہی (یعنی اسی حالت میں) نماز میں شریک ہو جا۔ میں نے ایسا ہی کیا، پھر وَسوَسہ نہ ہوا۔ (الحدیقۃُ النّدیۃ ج۲ ص۶۹۳)

جب تک معلوم نہ ہو کیچڑ پاک ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! یہ عِلمِ دین کی بَرَکت ہے، اُن

بُزرگ کو مسئلہ معلوم ہے کہ راستے کی کیچڑ اُس وَقت تک **نَجِس** قرار نہیں دی جاسکتی جب تک اُس کا ناپاک ہونا قَطْعی (یعنی یقینی) طور پر معلوم نہ ہو لہٰذا اُنہوں نے **وَسوَسے** کا خوب عِلاج فرمالیا! **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کے مطبوعہ رسالے، ''**کپڑے پاک کرنے کا طریقہ**'' میں ہے: راستے کی کیچڑ (چاہے بارِش کی ہو یا کوئی اور) **پاک** ہے جب تک اس کا نَجِس ہونا معلوم نہ ہو، تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نَماز پڑھ لی ہوگئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت جلد اول ص ۳۹٤)

چادر کا کون سا کونا ناپاک تھا یہ یاد نہ ہو تو؟

کبھی لباس پر نَجاست لگ جائے اور پتا نہ چلے کہ کہاں لگی تھی تو بھی آدمی **وسوسوں** کا شِکار ہو جاتا ہے، ایسی صورت میں بھی شریعتِ مُطَہَّرہ نے ہمیں بہُت آسانی دی ہے۔ چُنانچِہ **فتاوٰی رضویہ شریف** میں ہے کہ چادر کا ایک گوشہ (یعنی کونا) یقیناً ناپاک تھا اور **تَعْیِین** یاد نہ رہے (یعنی یہ یاد نہ ہو کہ کون سا کونا ناپاک تھا) تو کوئی سا کونا دھوئے، پاکی کا حکم دیں گے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج٤ ص ٥١١)

بچّہ پانی میں ہاتھ ڈال دے تو؟

بعض اوقات بچّہ پانی میں ہاتھ ڈال دیتا ہے، تو آدمی شک میں پڑ جاتا ہے کہ پانی پاک رہا یا ناپاک ہو گیا! اس مُعاملے میں بھی شک میں پڑنے کی ضَرورت نہیں کیونکہ فُقَہائے کرام (رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام) حکم دیتے ہیں: ''جس پانی میں بچّہ ہاتھ یا پاؤں ڈال دے،

پاک ہے جب تک نَجاست کی تحقیق نہ ہو۔" (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج٤ ص٤٨٦)

طہارت کے بارے میں شیطان اکثر

دلاتا ہے شک، ہو کرم یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طلاق کے بارے میں وسوسے

بعض اوقات انسان کو شیطان **وَسوَسہ** ڈالتا ہے کہ یاد کر تیرے منہ سے اپنی بیوی کے لئے **طَلاق** کے الفاظ نکل گئے تھے! ایسی صورت میں جب کہ دل مطمئن ہے کہ طَلاق نہیں دی، صِرف **وَسوَسہ** ہے تو شیطان کو کہہ دیجئے تو جھوٹا ہے میں نے طلاق نہیں دی۔ اِس ضِمن میں میرے آقا اعلٰی حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **ایک حِکایت** نَقْل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: امام ابوحازِم اَجِلّہ ائِمّۂ تابِعین سے ہیں اُن کے پاس ایک شخص آ کر شاکی ہوا (یعنی شکایت کی) کہ شیطان مجھے وسوسے میں ڈالتا ہے اور سب سے زیادہ سخت مجھ پر یہ گزرتا ہے کہ آ کر کہتا ہے تُو نے اپنی عورت کو **طَلاق** دے دی۔ امام نے فوراً فرمایا: کیا تو نے میرے پاس آ کر میرے سامنے اپنی عورت کو طلاق نہ دی؟ وہ گھبرا کر بولا: خدا کی قسم! میں نے کبھی آپ کے پاس اُسے طَلاق نہ دی۔ فرمایا: جس طرح میرے آگے قسم کھائی، شیطان سے کیوں نہیں قسم کھا کر کہتا کہ وہ تیرا پیچھا چھوڑے۔ (یعنی جب اتنا اِعتماد ہے کہ میرے سامنے قسم کھا سکتا ہے تو اسی اعتماد کے

ساتھ شیطان کو بھی قسم کھا کر کہہ دے۔ کہ او مردود! دَفع ہو، خدا کی قسم! میں نے اپنی عورت کو طَلَاق نہیں دی)

(فتاوٰی رضویہ مُخَرّجہ ج ا ص ٧٨٥)

بری پریشانیاں وسوسوں کی

تو کر دور بہرِ رضا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کوئی کِھلائے تو تحقیق مت کیجئے

بعض اوقات کھانے کی دعوت کے موقع پر بھی انسان وسوسے میں پڑ جاتا ہے کہ نہ جانے اِس کا کھانا حلال مال کا ہے یا حرام کا؟ اِس بارے میں حدیثِ پاک میں محبوبِ ربُّ الْعِباد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا ارشادِ گرامی ہے: جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے یہاں جائے اور وہ اسے اپنے کھانے میں سے کِھلائے تو کھالے اور اس کے بارے میں سُوال نہ کرے اور اگر وہ اپنے مشروب (پینے کی چیز) سے پلائے تو پی لے اور اُس کے بارے میں کچھ نہ پوچھے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ٥ ص ٦٧ حدیث ٥٨٠١)

کھانے کے بارے میں تحقیق سے گناہوں کا دروازہ کُھل سکتا ہے

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کتنی آسانی ہے۔ کاش! ہمیں دینی معلومات ہوتیں کہ عِلمِ دین بھی ''وسوسوں'' کی جڑ کاٹنے کا ذریعہ (ذَری۔عَہ) ہے۔ افسوس! ہم دین سے ناواقفیّت کی بنا پر بھی اکثر شیطان کے وسوسوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ میرے آقا اعلٰی حضرت امامِ

اہلسنّت مجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 4 صَفحہ 528 تا 529 پر فرماتے ہیں: حُجَّةُ الْاِسلام، حکیمُ الْاُمّہ، کاشِفُ الْغُمّہ امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِحیاءُ الْعلوم شریف میں فرمایا: میں کہتا ہوں (جس کو دعوت دی گئی) اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس (داعی) سے سُوال کرے بلکہ وہ تقویٰ اختیار کرنا چاہتا ہے تو نرمی کے ساتھ چھوڑ دے اور اگر (دعوت میں) جانا ضَروری ہے تو پوچھے بغیر کھائے کیونکہ سُوال کرنے میں اِیذا رسانی، پردہ دری اور وحشت پیدا کرنا ہے اور یہ بلاشُبہ **حرام** ہے۔ (امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے چل کر مزید فرماتے ہیں:) اور کتنے ہی جاہل زاہد ہیں جو تفتیش کے ذَرِیعے دلوں میں وحشت پیدا کرتے ہیں اور نہایت سخت اور ایذا رساں کلام استعمال کرتے ہیں درحقیقت شیطان ان کی نظروں میں اسے اچّھا قرار دیتا ہے تا کہ وہ حلال خور مشہور ہوں، اور اگر اس کا باعث محض دین ہو تو پھر مسلمانوں کے دل کو اَذِیّت پہنچانے کا خوف ایسی چیز کو پیٹ میں داخِل کرنے کے خوف سے زیادہ ہے جس کے بارے میں وہ نہیں جانتا کیونکہ جس بات کو وہ نہیں جانتا اس پر مُواخذہ (یعنی پوچھ گچھ کا معاملہ) نہیں ہوگا۔ جب کہ وہاں ایسی علامت نہ ہو جس کی وجہ سے اجتِناب (یعنی بچنا) لازم ہوتا ہے۔ تو جان لو! پرہیزگاری ترکِ سُوال میں ہے تَجَسُّس میں نہیں اور اگر کھانا ضروری ہو تو کھالے اور اچّھا گُمان کرنے میں پرہیزگاری ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٢ ص ١٥٠)

دِل پہ شیطان نے آقا ہے جمایا قبضہ ہُوں گناہوں میں گرفتار رسولِ عَرَبی

آہ! بڑھتا ہی چلا جاتا ہے مرضِ عصیاں دو شِفا سیِّدِابرار رسولِ عَرَبی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیطان کی دو قسمیں

یہ تو تھا ''شَیاطینُ الْجِنّ'' کے وَسوسوں کا بیان۔ اِسی طرح ''شیاطینُ الْاِنْس'' یعنی ''شیطان آدمی'' بھی گمراہ کرنے کی کوشش کرتے اور دلوں میں شُکُوک وشُبہات ڈالتے ہیں۔ جیسا کہ میرے آقا اعلٰی حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے فرمان کا خلاصہ ہے: **شیاطین کی دو قسمیں ہیں**: (۱) **شیاطِینُ الْجِنّ** یعنی ابلیسِ لعین اور اس کی اولاد (۲) **شیاطِینُ الْاِنس** یعنی کُفّار ومُبتَدِعِین (یعنی بدمذہبوں) کے داعی ومُنادی (یعنی کفر وگمراہی کی دعوت دینے والے اور اس طرف بلانے والے)۔ مزید فرماتے ہیں: آئمہ دین فرمایا کرتے کہ ''**شیطان آدمی، شیطان جِنّ سے سخت تر ہوتا ہے۔**''

(فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۱ ص ۷۸۰، ۷۸۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سورۃُ النّاس میں ان دونوں قسم کے شیاطین سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالٰی ہے:

الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو لوگوں کے دلوں میں وَسوسے ڈالتے ہیں جِنّ اور آدمی۔

شیطان آدمی

حدیثِ پاک میں بھی ہے کہ ہمارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگ شیطان آدمیوں اور شیطان جِنّوں کے شَر سے۔ عَرض کی: کیا آدمیوں میں بھی شیطان ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ (مُسندِ امام احمد ج۸ ص۱۳۰ حدیث۲۱۶۰۲) **چُنانچِہ** جتنے کافر، مُشرِک، گمراہ، بدمذہب اور گستاخانِ رسول ہیں وہ سب کے سب شَیَاطِیْنُ الْاِنس (یعنی شیطان آدمیوں) میں داخِل ہیں اور ابلیس کے ساتھ ساتھ اُن کے شَر سے بھی ہمیں پناہ مانگتے رَہنا چاہیے، مگر افسوس! بَہُت سے مسلمان ان سے خوب مَیل جول رکھتے ہیں اور ان کی گفتگو بھی خوب توجُّہ سے سُنتے ہیں۔ ان کے مذہبی پروگراموں میں بھی شریک ہوتے ہیں، ان کا لٹریچر بھی پڑھتے ہیں، یِہی وجہ ہے کہ پھر اپنے دین سے ناواقِفیّت کی بِنا پر شک و شُبہے میں پڑ جاتے ہیں کہ آیا وہ صحیح ہیں یا ہم؟ اور پھر بعض تو ان کے جال میں اس قَدَر پھنس جاتے ہیں کہ انہیں کے گُن گانے لگتے ہیں اور یہاں تک کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ''یہ بھی تو صحیح کہہ رہے ہیں!'' میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام **احمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد اوّل صَفْحہ 781 تا 782 پر ایسوں سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بھائیو! تم اپنے نَفْع نقصان کو زیادہ جانتے ہو یا تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ تمہارے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم، اُن کا حکم تو یہ ہے کہ شیطان تمہارے پاس

وسوسہ ڈالنے آئے تو سیدھا جواب یہ دے دو کہ "تو جھوٹا ہے" نہ یہ کہ تم آپ دوڑ دوڑ کے ان (کافروں یا بے دینوں اور بد مذہبوں) کے پاس جاؤ اور اپنے رب جَلَّ وَعَلَا اپنے قران اپنے نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی شان میں کلماتِ مَلعونہ سُنو۔ (اعلیٰ حضرت آگے چل کر مزید فرماتے ہیں:) (پارہ 8 سورۃُ الْاَنعام کی آیت نمبر 112 میں ارشاد فرماتا ہے) وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ترجمہ: "اور تیرا رب چاہتا تو وہ یہ دھوکے بناوٹ کی باتیں نہ بناتے پھرتے تو انھیں اور اُن کے بہتانوں کو یک لخت چھوڑ دے۔" دیکھو انھیں اور اُن کی باتوں کو چھوڑنے کا حکم فرمایا، یا اُن پاس سُننے کے لیے دوڑنے کا۔ اور سُنئے اس کے بعد کی (سورۃُ الْاَنعام کی) آیت (113) میں فرماتا ہے: وَلِتَصْغٰۤى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ (ترجمہ: اور اس لیے کہ اُن کے دل اس کی طرف کان لگائیں جنہیں آخرت پر ایمان نہیں اور اُسے پسند کریں اور جو کچھ ناپاکیاں وہ کر رہے ہیں یہ بھی کرنے لگیں) دیکھو اُن کی باتوں کی طرف کان لگانا اُن کا کام بتایا جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اس کا نتیجہ یہ فرمایا کہ وہ ملعون باتیں ان پر اثر کر جائیں اور یہ بھی اُن جیسے ہو جائیں وَالْعِیاذُ بِاللّٰہ تعالیٰ (یعنی اور اللہ تَعَالیٰ کی اِس سے پناہ)۔ لوگ اپنی جہالت سے گمان کرتے ہیں کہ ہم اپنے دل سے مسلمان ہیں ہم پر اُن کا کیا اثر ہو گا! حالانکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں: جو دجّال کی خبر سُنے اس پر واجب ہے کہ اُس سے دور بھاگے کہ خدا کی قسم! آدمی اُس کے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں یعنی مجھے

اُس سے کیا نقصان پہنچے گا وہاں اُس کے دھوکوں میں پڑ کر اُس کا پیرو (یعنی پیروی کرنے والا) ہو جائیگا۔ (ابوداؤد ج٤ ص١٥٧ حدیث٤٣١٩) کیا دجّال ایک اُسی دجّال اَخبَث (یعنی ناپاک ترین دجّال) کو سمجھتے ہو جو آنے والا ہے، حاشا! تمام گمراہوں کے داعی مُنادی (یعنی دعوت دینے والے بلانے والے) سب **دجّال** ہیں اور سب سے دُور بھاگنے ہی کا حکم فرمایا اور اُس میں یہی اندیشہ بتایا ہے۔ **رسولُ اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں: آخر زمانے میں دجّال کذّاب (یعنی جھوٹے دجّال) لوگ ہوں گے کہ وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادا نے، تو اُن سے دُور رہو اور اُنھیں اپنے سے دُور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ [مُسلِم ص٩ حدیث٧] (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج١ ص٧٨١-٧٨٢)

سَرورِ دیں! لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیِّدا! کب تک دباتے جائیں گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

وَسوَسوں کا عِلاج

شیطان مینڈک کی شکل میں

حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، کسی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کی: "**یا اللہ!** مجھے بنی آدم (یعنی آدمی) کے دل میں شیطان کے وَساوِس ڈالنے کا طریقہ دکھا دے۔" اُس نے خواب میں دیکھا کہ ایک شیشے کی طرح کا آدمی

ہے، جس کے اندر باہَر سب آر پار نظر آرہا ہے، اُس کے کاندھے اور کان کے درمیان شیطان **مینڈک** کی شکل میں بیٹھ کر اپنی طویل باریک **سُونڈ** کو کاندھے سے اس کے دل تک داخل کئے **وسوسے** ڈال رہا ہے، جب جب وہ آدمی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتا ہے، شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ (مُکاشَفَةُ القُلوب ص٥٩)

سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا کوئی لمحہ ذِکرُ اللہ سے خالی نہ ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ذِکرُ اللہ وَسوَسوں کا بہترین علاج ہے کیوں کہ شیطان ذِکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے دُور بھاگتا ہے، ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی **مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسَلَّم کا کوئی لمحہ کوئی سانس ذِکرُ اللہ سے خالی نہ جاتا تھا، ہمیں جب جب موقع ملے بِلاضَرورت منہ بند کئے رہنے کے بجائے ''اللہ اللہ'' کرتے یا **دُرُود شریف** پڑھتے رہنا چاہئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح ثواب کا ''میٹر'' چلتا رہے گا۔ اور شیطان بھی کمزور سے کمزور تر ہوتا چلا جائے گا۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ٣ ص٣٧)

شیطان کا پگھل کر چڑیا کی طرح ہو جانا

حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الوالی نَقل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا **قیس بن حجّاج** رحمةُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میرے شیطان (ہمزاد) نے مجھ سے کہا: میں جب تمہارے اندر داخل ہوا تو اُونٹ کی طرح (طاقتور) تھا اور اب چڑیا کی طرح (کمزور) ہوں۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ کہنے لگا: تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

ذِکْر کے ذَرِیعے مجھے پگھلاتے رہتے ہو۔(احیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۳۷) بہر حال یادِالٰہی سے غفلت اچّھی چیز نہیں۔

شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: شیطان انسان کے دل پر بیٹھا رہتا ہے، جب بندہ ذِکْرُ اللّٰہ سے غافِل ہوجاتا ہے تو شیطان وَسوَسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

(مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج۹ ص۳۹۲)

ذِکر اور وسوسوں کے درمیان جنگ

حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا مجاہد علیہ رَحمۃُ اللہِ الواحِد نے اس ارشادِ خداوندی:

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝ ترجَمۂ کنزالایمان: اس کے شر سے جو دل میں بُرے خطرے ڈالے اور دبک رہے۔ (پ ۳۰، النّاس ٤)

کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ (شیطان) دل پر چھایا ہوا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذِکْر کرتا ہے تو وہ سکڑ جاتا ہے، جب غافِل ہوتا ہے تو وہ اس کے دل پر پھیل جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے ذِکْر اور شیطان کے وسوسے کے درمیان جنگ اسی طرح جاری ہے جس طرح روشنی اور اندھیرے نیز رات اور دن کے درمیان لڑائی جاری ہے یہ دونوں یعنی ذِکر و وسوسہ ایک

دوسرے کے مخالف ہیں۔ اللہ تعالیٰ (پارہ 28 سورۂ مُجادِلہ آیت 19 میں) ارشاد فرماتا ہے:

اِسۡتَحۡوَذَ عَلَیۡہِمُ الشَّیۡطٰنُ فَاَنۡسٰہُمۡ ذِکۡرَ اللّٰہِ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: ان پر شیطان غالب آگیا تو انہیں اللہ کی یاد بھلا دی۔

(اِحیاءُ العُلوم ج۳ ص۳۵)

شیطان دل کو کب لقمہ بناتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبیِّ اکرم، نورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: شیطان انسان کے دل پر اپنی سُونڈ رکھ دیتا ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرے تو وہ سُکڑ جاتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کو بھول جائے تو اُس کے دل کو لقمہ بنالیتا ہے۔ (ابویعلیٰ ج۳ ص۴۵۳ حدیث ۴۲۸۵)

40 سال کا آدمی اگر توبہ نہ کرے تو......

منقول ہے: جب آدمی چالیس برس کا ہوجاتا ہے اور توبہ نہیں کرتا تو شیطان اُس کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرتا ہے اور کہتا ہے: اس چہرے پر قربان جاؤں جو فلاح نہیں پائے گا۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص۳۵)

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت، حُضور مفتیٔ اعظم بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں: ؎

جو ہے غافِل ترے ذِکر سے ذُوالجلال ۔۔۔ اُس کی غفلت ہے اُس پر وبال و نَکال[1]

قَعرِ غفلت[2] سے ہم کو خدایا نِکال ۔۔۔ ہم ہوں ذاکر[3] ترے اور مذکور[4] تُو

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہ (سامانِ بخشش)

مـــــــــــــــــــدینہ

[1] اور عذاب [2] غفلت کا گڑھا [3] ذِکر کرنے والا [4] ذِکر کیا گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

وَسوسوں پر توجُّہ مت دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''وسوسوں'' کا ایک علاج یہ بھی ہے کہ اس کی طرف سے توجُّہ ہٹادی جائے۔ کاش! کہ ایسا ہو جایا کرے کہ جُوں ہی وَسوَسہ آئے ہم تصوُّر ہی تصوُّر میں **مکّۂ مکرَّمہ** زادھَا اللہُ شَرَفاً وَّتعظیماً کی حسین وادیوں میں گم ہو جائیں، مسجدُ الْحرام شریف میں حاضِر ہو کر خوب خوب **حَجَرِ اسود** کو چومنے اور جھوم جھوم کر کعبۂ مُشرَّفہ کے گِرد گھومنے میں مشغول ہو جائیں۔ کاش! کاش! میٹھے مدینے کی حسین یادوں میں کھو جائیں، سوہنے موہنے مدینے کے حَسین و دلکش نظّاروں میں گم ہو جائیں، کبھی مدینے کے دل رُبا کانٹوں کے تو کبھی وہاں کے خوشنما پھولوں کے تصوُّر میں ڈوب جائیں۔ کبھی مدینے کی خوبصورت وادیوں کے تو کبھی مدینے کی نورانی گلیوں کے حُسن میں مست ہو جائیں۔ کبھی مدینے کے دل کُشا پہاڑوں کی، تو کبھی صَحرائے مدینہ کی بہاروں کی یادوں میں خود کو گُما ئیں، کبھی مدینے کی پاکیزہ فضاؤں کا تو کبھی مہکی مہکی ہواؤں کا تصوُّر ہی تصوُّر میں لُطف اُٹھائیں۔ کبھی سبز سبز گُنبد کے حسین نظاروں کا تو کبھی سُنہری جالیوں پر باادب حاضِری کا تصوُّر جمائیں، اور اگر شوق ساتھ دے تو شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحِبِ جُود و نَوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حسین تصوُّر کرلیا کریں۔ اے کاش! ہمیں مدینے اور مدینے والے آقا

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا ایسا غم، سوز، عشق اور درد مل جائے کہ دُنیا کے غموں اور صدموں نیز شیطانی وسوسوں سے آزاد ہو جائیں۔ اے کاش!

ایسا گُمادے ان کی وِلا میں خدا ہمیں
ڈھونڈا کریں پَر اپنی خبر کو خبر نہ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم

"یاخدا کرم"! کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے وَسوَسوں کے 8 علاج

(۱) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف رُجوع کیجئے۔ (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی شیطان سے نَجات کے لیے اِمداد طلب کیجئے اور ذِکرُ اللہ شروع کر دیجئے)

(۲) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھئے۔

(۳) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھئے۔

(٤) سُوْرَۃُ النَّاس کی تلاوت کیجئے۔

(۵) اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ کہئے۔

(۶) **هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ③** (پ ۲۷ الحدید ۳) کہئے، ان سے فوراً وسوسہ دَفع ہو جاتا ہے۔

(۷) سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْخَلَّاقِ، ﴿اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ⑲﴾

وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾ (پ۱۳ ابراھیم آیت۱۹، ۲۰) کی کثرت اسے یعنی وَسوسے کو جڑ سے قَطع کر (یعنی کاٹ) دیتی ہے۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱ ص ۷۷۰) (اِس دعا کے حصّہ آیت کو آپ کی معلومات کیلئے مُنَقَّش ہلالَین اور رسمُ الخط کی تبدیلی کے ذَرِیعے واضح کیا ہے)

(۸) **مُفَسِّرِ شَہیر حَکِیْمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان** علیہ رَحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: "**صُوفیائے کرام** رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح شام اِکّیس اِکّیس بار "لاحول شریف" پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وسوسۂ شیطانی سے بہت حد تک اَمن میں رہے گا۔" (مراۃ المناجیح ج۱ ص۸۷)

مُحیط دِل پہ ہوا ہائے نفسِ اَمّارہ دِماغ پر مرے ابلیس چھا گیا یاربّ
رِہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے
ترے حبیب کا دیتا ہوں واسِطہ یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۵٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگر وَسوسے کسی صُورت نہ جائیں تو......

اگر وَظائف واعمال سے شیطان کے وَسوسوں سے چھٹکارا نہ ہو تو گھبرانے کی ضَرورت نہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ **مِنہاجُ الْعابِدِین** میں **حُجّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللہ

الوالی نے جو کچھ فرمایا اس کا خُلاصہ ہے: اگر آپ یہ محسوس کریں کہ شیطان، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پناہ مانگنے کے باوُجود پیچھا نہیں چھوڑ رہا اور غالب آنے کی کوشش میں ہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو آپ کے مُجاہَدے، قُوّت اور صَبْر کا اِمتحان مَطلوب ہے، یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ آزمارہا ہے کہ آپ شیطان سے مقابلہ اور مُحارَبہ (یعنی جنگ) کرتے ہیں یا اس سے مَغلوب ہو (یعنی ہار) جاتے ہیں۔ دیکھئے نا! اُس نے ہم پر کُفّار وغیرہ کو بھی تو مُسلّط کر ہی رکھا ہے حالانکہ وہ اس پر یقیناً قادِر ہے کہ ہمارے جِہاد وغیرہ کے بِغیر ہی اُن کی شرارتوں اور فتنوں کو کُچل دے، لیکن وہ ایسا نہیں کرتا بلکہ بندوں کو ان سے جِہاد کا حُکم فرماتا ہے، تاکہ آزمائے کہ کس کے دل میں جذبۂ جِہاد اور شہادت کی تڑپ ہے اور کون پورے خُلوص اور صَبْر سے اِن کا مقابلہ کرتا ہے۔ آگے چل کر سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی مزید فرماتے ہیں: تو اِسی طرح شیطان کے مقابلے میں بھی ہمیں چُستی اور پوری کوشش کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر ہمارے عُلَمائے کرام (رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام) نے فرمایا ہے کہ شیطان سے مقابلہ کرنے اور اِس پر قابو پانے کیلئے تین[3] چیزیں ضَروری ہیں ﴿۱﴾ تم اس کے حیلے اور چالاکیاں معلوم کرو اور پہچانو، جب اِس کا عِلْم ہو جائے گا تو پھر وہ تم کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا، جیسا کہ چور کو جب پتا چل جائے کہ صاحِبِ مکان کو میرا عِلْم ہو گیا ہے تو وہ بھاگ کھڑا ہوتا ہے ﴿۲﴾ تم شیطان کی گمراہ کُن اور گناہوں بھری دعوت ہرگز منظور نہ کرو، تمہارا دل قَطْعاً اس کی دعوت کا اثر نہ لے نیز تم اس کے مقابلے کی طرف توجُّہ بھی نہ دو، کیونکہ ابلیس ایک

بھونکنے والے کُتّے کی مانند ہے، اگر تم اس کو چھیڑو گے تو زیادہ شور مچائے گا اور اگر اِعراض کرو گے (یعنی اس کے وَسوسوں کی طرف توجُّہ نہ دو گے) تو وہ بھی خاموش ہو جائیگا ﴿۳﴾ ذِکرِ الٰہی کی کثرت کرو۔ (مِنہاجُ العابِدین (عربی) ص ٤٦)

ذِکر سے شیطان کی تکلیف کی کیفیت

منقول ہے: شیطٰن کیلئے ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اتنا تکلیف دِہ ہے جیسے کہ انسان کے پہلو میں آکِلَہ۔ (مِنہاجُ العابِدین ص ٤٦) مَرَضِ آکِلہ ایک ایسی بیماری ہے جو انسان کے گوشت پوست کو مُتأثِّر کرتی ہے اور جسم سے گوشت خود بخود جُدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

اِمتحاں کے کہاں قابل ہوں میں پیارے اللّٰہ

بے سبب بخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے (وسائلِ بخشش ص ۷۲)

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

وسوسہ: بارہا ذِکْرُ اللّٰہ کرنے کے باوُجود شیطان کے وَسوَسے نہیں جاتے۔ مَثَلاً نَماز سب سے بڑا ذِکر ہے لیکن نَماز میں تو بَہُت زیادہ وسوسے آتے ہیں، یہاں تک کہ بُھولی باتیں بھی شیطان یاد دلا دیتا ہے!

وسوسے کا علاج: بے شک ذِکر سے شیطان بھاگتا ہے اور یقیناً اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعا قبول فرماتا ہے جیسا کہ قرانِ پاک سُورۂ مُؤمِن آیت نمبر 60 میں ارشاد ہوتا ہے: اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط ترجَمۂ کنزالایمان: "مجھ سے دعا کرو میں قَبول کروں گا۔" اس

فرمانِ مُصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابو یعلٰی)

کے باوُجُود بارہا دُعا کی قَبولیّت کے آثار ظاہر نہیں ہوتے، تو معلوم ہوا کہ ذِکر کے ذَرِیعے شیطان کو بھگانے اور دُعائیں قَبول ہونے میں کچھ شرائط بھی ہیں، جیسا کہ دواؤں کا مُعامَلہ ہے کہ پرہیزی نہ کرے تو دوا کام نہیں دکھاتی مَثَلاً کسی کو ''شُوگر'' کا مَرَض ہوجائے، پھر بھی مٹھائیاں کھائے چلا جائے تو دوا کیا کرے گی! لہٰذا ذِکر سے وسوسوں سے نَجات پانے اور شیطان کو بھگانے کیلئے گُناہوں سے پرہیزی ضَروری ہے اگر تقوٰی نہ اپنایا جائے تو ذِکر نُما دوا کا وسوسوں کے مَرَض پر کارآمد ہونا دشوار ہے! حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: شیطان بھوکے کتّے کی مِثل ہے جو تمہارے قریب آتا ہے اگر تمہارے اور اس کے درمیان روٹی یا گوشت نہ ہو تو دھتکارنے سے ہی چلا جاتا ہے یعنی مَحض آواز ہی سے اسے بھگایا جاسکتا ہے اور اگر تمہارے سامنے گوشت ہو اور وہ بھوکا بھی ہو تو وہ گوشت پر جھپٹتا ہے اور مَحض زَبانی دُھتکار سے دُور نہیں ہوتا۔ تو جو دل شیطان کی غذا سے خالی ہو اُس دل سے ذِکر کے ذَرِیعے شیطان دُور ہوجاتا ہے، جب دل پر شَہوت غالِب ہو تو دل کا اندرونی حصّہ شیطان کے قابو میں ہوگا اور وہ اُس وقت کئے جانے والے ذِکرُ اللّٰہ کو دل کے اردگرد پھیلا دے گا۔ لیکن جہاں تک مُتَّقی لوگوں کے دل کا تعلُّق ہے جو نفسانی خواہشات اور بُری صِفات سے خالی ہوتے ہیں ان پر شیطان، شہوتوں کی وجہ سے نہیں آتا بلکہ غفلت کی وجہ سے ذِکر سے خالی ہونے کے باعِث آجاتا ہے جب وہ ذِکر کی طرف لوٹتے ہیں تو وہ دُور ہوجاتا ہے۔ (مُلَخَّص از اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ٤٥) بہر حال جو

رات دن گناہوں میں پڑا رہے ایسا شخص تو گویا شیطان کا دوست ہے اور شیطان اپنے دوستوں کے پاس سے اتنی آسانی سے بھاگے ایسا کہاں ہے! پارہ 17 سورۂ حج آیت نمبر 4 میں ارشاد ہوتا ہے:

كُتِبَ عَلَيۡهِ اَنَّهٗ مَنۡ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهۡدِيۡهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيۡرِ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: جس پر لکھ دیا گیا ہے کہ جو اس کی دوستی کرے گا تو یہ ضرور اُسے گمراہ کر دے گا اور اسے عذابِ دوزخ کی راہ بتائے گا۔

حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: حقیقتِ ذِکر دل میں اُسی وَقت جاگزیں ہوتی ہے جب دل کو تقوے کے ذَرِیعے آباد کیا جائے نیز اِس کو بُری صِفات سے پاک کر دیا جائے ورنہ ذِکر محض آنے جانے والی بات ہو گی دل پر اس (یعنی ذِکر) کی سلطنت اور قبضہ نہیں ہو سکتا لہٰذا وہ شیطان کی حُکومت کو دُور نہیں کر سکتا۔ مزید فرماتے ہیں: اگر تم شیطان سے بچنا چاہتے ہو تو پہلے تقوے کے ذَرِیعے پرہیز گاری اختِیار کرو پھر ذِکر کی دوا استِعمال کرو یوں شیطان تم سے بھاگ جائے گا۔
(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۴۵، ۴۷)

نفس و شیطان ہوگئے غالب — ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یاربّ
کر کے توبہ میں پھر گناہوں میں — ہو ہی جاتا ہوں مُبتَلا یاربّ
نیم جاں کر دیا گناہوں نے
مرضِ عصیاں سے دے شِفا یاربّ

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزَّوجلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدنی پھول

اے کاش! روزی میں کثرت کی مَحَبَّت سے زیادہ ہم نیکیوں میں بَرَکت کی حسرت کرتے اور اس کے لئے بھی کوئی وِرْد کرتے۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کا پڑوس

۱۶ مُحرّمُ الحرام ۱۴۳۱ھ

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

ماخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
تفسیر بغوی	دارالکتب العلمیۃ بیروت	کشف الخفاء	دارالکتب العلمیۃ بیروت
روح البیان	کوئٹہ	مشکاۃ المصابیح	دارالکتب العلمیۃ بیروت
صحیح بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	مرقاۃ المفاتیح	دارالفکر بیروت
صحیح مسلم	دار ابن حزم بیروت	اشعۃ اللمعات	کوئٹہ
سنن ابوداود	داراحیاء التراث العربی بیروت	مرآۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
سنن ابن ماجہ	دارالمعرفۃ بیروت	طریقہ محمدیہ مع حدیقہ ندیہ	پشاور
المعجم الکبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
مصنف ابن ابی شیبہ	دارالفکر بیروت	منہاج العابدین	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
مسند امام احمد	دارالفکر بیروت	فضل الصلاۃ علی النبی	المکتب الاسلامی بیروت
مؤطا امام مالک	دارالمعرفۃ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
مجمع الزوائد	دارالفکر بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	دارالکتب العلمیۃ بیروت	ملفوظات اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فہرست

ذِہن میں کُفرِیّہ خیالات آنا

سُوال: اُس شَخْص کے بارے میں کیا حُکم ہے جو کہتا ہے کہ پریشانی کے عالَم میں میرے ذِہن میں کُفرِیّہ خَیالات آتے رہتے ہیں۔

جواب: ذِہن میں کُفرِیّہ خیالات کا آنا اور اُنہیں بیان کرنے کو بُرا سمجھنا عَینِ اِیمان کی عَلامَت ہے کیونکہ کُفرِیّہ وساوِس شَیْطان کی طرف سے ہوتے ہیں اور وہ لَعِین مَردُود چاہتا ہے کہ مسلمان سے ایمان کی دولت چِھین لے۔ نبیِّ رَحْمت، شَفِیعِ اُمّت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ سراپا عَظَمت میں بَعض صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضوان نے حاضِر ہو کر عَرض کی: ہمیں ایسے خَیالات آتے ہیں کہ جنہیں بَیان کرنا ہم بَہُت بُرا سمجھتے ہیں۔ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا واقِعی ایسا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: ''یہ تو خالِص ایمان کی نشانی ہے۔'' (صَحیح مُسلِم ص ۸۰ حدیث ۱۳۲)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: ''کُفری بات کا دل میں خَیال پیدا ہوا اور زَبان سے بولنا بُرا جانتا ہے تو یہ کُفر نہیں بلکہ خاص اِیمان کی عَلامَت ہے کہ دِل میں اِیمان نہ ہوتا تو اسے بُرا کیوں جانتا۔'' (بہارِ شریعت جلد 2 حصّہ ۹ ص ٤٥٦ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

سُوال: اگر کسی نے کے سامنے تذکرہ کیا کہ مجھے فُلاں فُلاں کُفرِیّہ وَسْوَسے آتے ہیں، مَیں ان سے تنگ ہوں، مجھے کوئی عِلاج بتائیے۔ کیا اِس صورت میں بھی حکمِ کُفر ہے؟

جواب: نہیں، اِس صورت میں حکمِ کُفر نہیں۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص ۴۲۳۔۴۲٤)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِن شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِن شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ